بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

شمارہ 35

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27 ذوالحجہ 1440 ہجری قمری • 29 ظہور 1398 ہجری شمسی • 29 اگست 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ

(آل عمران:134)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 اگست 2019 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

قرآن کریم کا دامن بہت وسیع ہے، وہ قیامت تک ایک ہی لاتبدیل قانون ہے اور ہر قوم اور ہر وقت کیلئے ہے

قرآن کریم کے مدنظر تمام نوع انسان تھا نہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ

اور انجیل کا مدنظر ایک خاص قوم تھی اسی لئے مسیح علیہ السلام نے بار بار کہا کہ ’’میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں آیا ہوں‘‘

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اعجاز کی خوبی

اعجاز کی خوبی اور وجہ تو یہی ہے کہ ہر رعایت کو زیر نظر رکھے۔ فصاحت، بلاغت کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔ صداقت اور حکمت کو بھی نہ چھوڑے۔ یہ معجزہ قرآن شریف ہی کا ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہے۔ جو ہر پہلو سے اپنے اندر اعجازی طاقت رکھتا ہے انجیل کی طرح نری زبانی ہی جمع خرچ نہیں کہ ’’ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔‘‘ یہ لحاظ اور خیال نہیں کہ یہ تعلیم حکیمانہ فعل سے کہاں تک تعلق رکھتی ہے اور انسان کی فطرت کا لحاظ اس میں کہاں تک ہے؟

اس کے مقابل میں قرآن کی تعلیم پڑھیں گے تو پتہ لگ جائے گا کہ انسان کے خیالات ایسے ہر پہلو پر قادر نہیں ہو سکتے اور ایسی مکمل اور بےنقص تعلیم زمینی دماغ اور ذہن کا نتیجہ نہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہزار آدمی ہمارے سامنے مسکین ہوں اور ہم ایک دو کو کچھ دے دیں اور باقی کا خیال تک بھی نہ کریں اسی طرح انجیل ایک ہی پہلو پر پڑی ہے۔ باقی پہلوؤں کا اسے خیال تک بھی نہیں رہا۔ ہم یہ انجیل پر الزام نہیں دیتے یہ یہودیوں کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ جیسی ان کی استعدادیں تھیں ان کے ہی موافق انجیل آئی۔ ’’جیسی روح ویسے فرشتے‘‘ اس میں کسی کا کیا قصور؟

انجیل کی تعلیم مختص الزمان

اس کے علاوہ انجیل ایک قانون ہے مختص المقام والزمان اور مختص القوم۔ جیسا کہ انگریز بھی قوانین مختص المقام اور مختص الوقت نافذ کر دیتے ہیں۔ بعد از وقت کوئی اثر نہیں رہتا۔ اسی طرح انجیل بھی ایک مختص قانون ہے۔ عام نہیں۔ مگر قرآن کریم کا دامن بہت وسیع ہے۔ وہ قیامت تک ایک ہی لاتبدیل قانون ہے اور ہر قوم اور ہر وقت کے لئے ہے۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ (الحجر:22) یعنی ہم اپنے خزانوں میں سے بقدر معلوم نازل کرتے ہیں۔ انجیل کی ضرورت اسی قدر تھی اس لئے انجیل کا خلاصہ ایک صفحہ میں آ سکتا ہے۔

قرآن سب زمانوں کیلئے ہے

لیکن قرآن کریم کی ضرورتیں تھیں سارے زمانہ کی اصلاح۔ قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔ انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا۔ تا شرعی حدود اور احکام کے ساتھ مرحلہ طے ہو اور پھر باخدا انسان بنانا۔ یہ لفظ مختصر ہیں مگر اس کے ہزارہا شعبے ہیں۔ چونکہ یہودیوں، طبیعیوں، آتش پرستوں اور مختلف اقوام میں بدروشی کی روح کام کر رہی تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باعلام الٰہی سب کو مخاطب کر کے کہا قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف:159) اس لئے ضروری تھا کہ قرآن شریف ان تمام تعلیمات کا جامع ہوتا جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں اور ان تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا جو آسمان سے مختلف اوقات میں مختلف نبیوں کے ذریعے زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ قرآن کریم کے مدنظر تمام نوع انسان تھا نہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ۔ اور انجیل کا مدنظر ایک خاص قوم تھی اسی لئے مسیح علیہ السلام نے بار بار کہا کہ ’’میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں آیا ہوں۔‘‘

تورات کے بعد قرآن شریف کی ضرورت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کیا لایا ہے؟ وہی تو ہے جو توریت میں ہے اسی کوتاہ نظری نے بعض عیسائیوں کو عدم ضرورت قرآن جیسے رسائل لکھنے پر دلیر کر دیا۔ کاش وہ سچی دانائی اور حقیقی فراست سے حصہ رکھتے تا وہ بھٹک نہ جاتے۔ ایسے لوگ کہتے ہیں کہ توریت میں لکھا ہے کہ تو زنا نہ کر۔ ایسا ہی قرآن میں لکھا ہے کہ زنا نہ کر۔ قرآن توحید سکھلاتا ہے اور توریت بھی خدائے واحد کی پرستش سکھلاتی ہے۔ لیکن فرق کیا ہوا؟ بظاہر یہ سوال بڑا پیچدار ہے۔ اگر کسی ناواقف آدمی کے سامنے پیش کیا جاوے تو وہ گھبرا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے باریک اور پیچدار سوالات کا حل بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ یہی تو قرآنی معارف ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن شریف اور توریت میں تطابق ضرور ہے۔ اس سے ہم کو انکار نہیں لیکن تورات نے صرف متن کو لیا ہے جس کے ساتھ دلائل، براہین اور شرح نہیں ہے لیکن قرآن کریم نے معقولی رنگ کو لیا ہے۔ اس لئے کہ توریت کے وقت انسانوں کی استعدادیں وحشیانہ رنگ میں تھیں اس لئے قرآن نے وہ طریق اختیار کیا جو عبادت کے منافع کو ظاہر کرتا ہے اور جو بتلاتا ہے کہ اخلاق کے مفاد یہ ہیں اور نہ صرف مفاد اور منافع کو بیان ہی کرتا ہے بلکہ معقولی طور پر دلائل و براہین کے ساتھ ان کو پیش کرتا ہے تا کہ عقل سلیم سے کام لینے والوں کو کوئی جگہ انکار کی نہ رہے۔ جیسا میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ قرآن کے وقت استعدادیں معقولیت کا رنگ پکڑ گئی تھیں اور توریت کے وقت وحشیانہ حالت تھی۔ آدمؑ سے لے کر زمانہ ترقی کرتا گیا تھا اور قرآن کے وقت دائرہ کی طرح پورا ہو گیا۔ حدیث میں ہے زمانہ مستدیر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:41)

ضرورتیں نبوت کا انجن ہیں۔ ظلماتی راتیں اس نور کو کھینچتی ہیں جو دنیا کو تاریکی سے نجات دے۔ اس ضرورت کے موافق نبوت کا سلسلہ شروع ہوا اور جب قرآن کے زمانہ تک پہنچا تو مکمل ہو گیا۔ اب سب ضرورتیں پوری ہو گئیں۔ اس سے لازم آیا کہ آپ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے۔ اب بڑا اور واضح فرق ایک تو یہی ہے کہ قرآن نے دلائل پیش کئے ہیں جن کو توریت نے مَس تک نہیں کیا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 72 تا 74، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اس مسجد کا افتتاح ہم پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ ہم بنی نوع انسان کے حقوق پہلے سے بڑھ کر ادا کریں

یہ ہمارا کامل ایمان ہے کہ ہم اس وقت ہی اس مسجد کے قیام کے مقاصد کو انصاف کے ساتھ پورا کر سکتے ہیں، اگر ہم حقوق العباد کو ادا کرنے والے ہوں گے

اس مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی مذہبی فریضہ ہے کہ ہم مقامی کمیونٹی کے بھی حقوق ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کریں

’’مسجد مبارک‘‘ اسلام آباد، یو.کے کی افتتاحی تقریب میں سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

مورخہ 29 /جون 2019 کو ’’مسجد مبارک‘‘ اسلام آباد (یو.کے) کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوا۔ جس میں ممبران پارلیمنٹ، سیاسی، سماجی و مذہبی شخصیات کے علاوہ خاص طور پر ہمسایوں کو مدعو کیا گیا۔ تقریب سے قبل بعض معزز مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جن میں متعدد ممبران پارلیمنٹ بشمول ڈومینک گریو، ممبران ایوانِ بالا، افواجِ برطانیہ کے سینئر افسران، پولیس کمشنر، مقامی کونسلرز اور دیگر احباب موجود تھے۔ ملاقات کے بعد 6 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملٹی پرپس ہال میں تشریف لائے جو مہمانوں سے پُر ہو چکا تھا۔ اس پروگرام کیلئے میزبانی کے فرائض مکرم فرید احمد صاحب (نیشنل سیکرٹری امور خارجہ) نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد وردی صاحب (انڈونیشین ڈیسک) نے کی، انگریزی ترجمہ مکرم جوتھن بٹروتھ صاحب نے پیش کیا۔ اسکے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو.کے نے تعارفی تقریر کی۔ اسکے بعد Rt. Hon. Dominic Grieve QC MP صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں اگلے مہمان کونسلر Keith Budden صاحب جو ایسٹ ہمپشائر ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین ہیں، نے مختصر خطاب فرمایا۔ بعدہ سٹیج سیکرٹری نے تقریب میں موجود بعض معزز مہمانوں کا تعارف کروایا جن میں Major General D F Capps CBE - British Army، کونسلر David Harmer، بشپ آف گلفورڈ کے نمائندہ، کونسلر ڈیوڈ ایٹ فیلڈ، نیز ممبرز آف پارلیمنٹس میں Sarah Jones، محمد اصغر صاحب و دیگر شامل تھے۔ اسکے بعد انہوں نے برطانیہ کی وزیر اعظم محترمہ Therasa May کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹھیک 7 بجے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔

پروگرام میں 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ 300 سے زائد ہمسائے اور خصوصی مہمان تھے جن میں 5 سیاستدان، فوج کے ایک میجر جنرل اور فوج کے متعدد نمائندے، سرے پولیس اور کرائم کمشنر نیز پولیس کے متعدد نمائندے، 4 کونسل لیڈر، چار Mayors اور دو Deputy Mayors مختلف علاقوں کے 24 کونسلر، 15 مختلف مذہبی اداروں کے نمائندے شامل ہوئے جن میں مقامی چرچ کے نمائندے بھی شامل تھے۔ عشائیہ کے بعد 8 بجکر 10 منٹ پر مہمانوں کو حضور انور سے ملنے کا موقع ملا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ممبر آف پارلیمنٹ Ed Davey اور مختلف بیرونی آرکیٹیکس اور انجینئرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی۔ یہ وہ آرکیٹیکس اور انجینئرز تھے جو مسجد مبارک کی تعمیر میں شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے شامل مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمانوں نے برملا اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر نازل ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اس موقع پر دل کی گہرائیوں سے آپ سب کا پر خلوص شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج ہماری دعوت کو قبول کیا اور یہاں تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ کی اس علاقے سے وابستگی کو اب قریباً 35 برس ہو گئے ہیں جب ہم نے اس خطہ زمین کو خریدا جو Sheephatch Lane پر واقع ہے اور اس کو اسلام آباد کا نام دیا گیا۔ اس سے پہلے یہاں ایک بورڈنگ سکول تھا جو 1977ء میں بند ہو گیا اور جہاں تک ہمیں علم ہے اس کے بعد یہ رقبہ استعمال میں نہیں تھا۔ یہاں تک کہ جب 1980ء کی دہائی کے وسط میں جماعت نے اسے خرید لیا۔ جہاں پہلے کلاسیں ہوا کرتی تھیں یا طلباء کے بورڈنگ کے کمرے تھے کافی حد تک ان کی شکل یا ہیئت پہلے کی طرح قائم رکھی گئی لیکن بہت معمولی تبدیلیاں بھی کی گئیں تاکہ چھوٹے چھوٹے گھر ان میں تیار کیے جا سکیں جہاں جماعت کے مختلف کارکنوں اور کام کرنے والوں کیلئے رہائش کا انتظام کیا گیا اور یہ احمدی بڑی خوشی کے ساتھ یہاں رہائش پذیر رہے۔ پھر قریباً بیس سال تک ہم یہاں جماعت کے جلسہ ہائے سالانہ منعقد کرتے رہے۔ ان جلسوں کے موقعوں پر دنیا بھر سے ہزاروں کی تعداد میں افراد کا اجتماع ہوا کرتا تھا۔ 2005ء سے جماعت کا جلسہ سالانہ ایک اَور جگہ پر منتقل کیا گیا کیونکہ جلسے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر یہ جگہ بہت چھوٹی پڑ گئی۔ ٹریفک کے اور پارکنگ کے مسائل پیدا ہوئے جن سے یہاں کے مقامی رہائشی متاثر ہوئے اس لیے یہاں مزید جلسے منعقد نہیں کیے گئے۔ چند سالوں سے ہم آلٹن میں جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ ہم مقامی کونسل کا اور مقامی لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ان کا ہمارے ساتھ بھرپور تعاون رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہرحال اس سے پہلے کہ میں مزید کچھ کہوں یہ بات میرے لیے مناسب نہیں ہو گی کہ میں یہاں کے مقامی لوگوں اور کونسل کا شکریہ ادا نہ کروں کہ جنہوں نے اسلام آباد میں اتنے لمبے عرصہ تک ہمارے جلسوں کے انعقاد کی اجازت دی اور پھر تیس احمدی خاندانوں کو یہاں رہنے کی اجازت دی۔ اور اگر اس دور میں مقامی لوگوں کو ہمارے جلسوں یا کسی اَور وجہ سے تکلیف پہنچی ہو تو مَیں اس کیلئے ذاتی طور پر معذرت خواہ ہوں۔ یقیناً ہماری یہ نیت کبھی نہیں تھی کہ ہماری وجہ سے آپ کو کبھی کوئی تکلیف پہنچے کیونکہ ایک حقیقی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھے اور بھرپور کوشش کرے کہ وہ کبھی بھی اپنے ہمسائے کیلئے کسی بھی قسم کی تکلیف کا باعث نہ بنے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب ماضی سے حال کی طرف آتے ہیں۔ میں اپنے دلی شکریہ کے جذبات کا اظہار پھر اپنے ہمسایوں سے کرتا ہوں اور تمام مقامی لوگوں سے کرتا ہوں جو اس علاقے میں رہتے ہیں اور مقامی کونسل کے ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بہت ہی فراخ دلی کا مظاہرہ کیا ہے جس سے ان کی برداشت اور رواداری کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ اس کمپلیکس کی تعمیر میں بھی ان کا تعاون اور ان کی اجازت شامل ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی ہے اور یہاں تیس خاندانوں کی رہائش کا انتظام فرمایا ہے۔ پھر ایک بڑے ہال کی تعمیر کی توفیق عطا ہوئی ہے اور اگر اس علاقے کے رہائشیوں کو اس ہال کی ضرورت پیش آئے تو جماعت کی طرف سے اس ہال کو ان کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بھی فراہم کیا جائے گا۔

یہاں پر ہونے والی تعمیرات وہاں کھڑی کی گئی ہیں جہاں پرانی عمارات موجود تھیں اس لیے نئی تعمیرات کا covered یا مسقّف حصہ تقریباً اتنا ہی ہے جتنا پہلے تھا لیکن چونکہ اس جگہ کی از سر نو تعمیر کی گئی ہے اس لیے یہ جگہ ہماری جماعت کی ضروریات کو بہت بہتر رنگ میں پورا کرنے والی ہے۔ اس لیے میں مقامی لوگوں کا اور کونسل کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی طرف سے ہمیں تعاون حاصل رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گو کہ یہاں جلسہ تو اب منعقد نہیں کیا جاتا لیکن اس مسجد کی چونکہ اس قدر گنجائش ہے کہ نمازیوں کی ایک بڑی تعداد یہاں نماز ادا کرنے کیلئے آیا کرے گی اور خاص طور پر جمعہ کے روز نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے جب لوگ آیا کریں گے تو اس سے یہاں ٹریفک کے بڑھنے کا بہرحال اندیشہ ہے اور وہ لوگ بھی جو یہاں پر روزانہ نماز پڑھنے آئیں گے اسکی وجہ سے یہاں ٹریفک میں بہرحال اضافہ ہو گا اور چونکہ میں اب یہاں رہائش پذیر ہوں اس لیے یہاں کی ٹریفک کی آمد و رفت بڑھنا ایک قدرتی امر ہے۔ روزانہ مجھ سے ملنے کیلئے، نماز ادا کرنے کیلئے لوگ آتے ہیں اور چونکہ یہاں کی سڑکیں بہت تنگ ہیں اور یک رویہ ٹریک ہے اس لیے ایسے ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات یہاں کی ٹریفک پہلے کی نسبت بعض اوقات سست رو ہو۔ اس لیے میں اپنی جماعت کی طرف سے مقامی لوگوں سے کسی تکلیف پر پیشگی معذرت کرتا ہوں لیکن میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اپنی جماعت کے افراد کو اس بات کی نصیحت کی ہے کہ وہ مقامی لوگوں کے حقوق کا ہر وقت خیال رکھیں اور ہمیشہ یہاں گاڑیاں چلانے میں احتیاط برتیں اور قانون کا مکمل طور پر احترام کرتے ہوئے یہاں ڈرائیونگ کریں۔ یقیناً آپ اس بات کو بخوبی سمجھتے ہوں گے کہ چونکہ زیادہ لوگ یہاں پر آنے والے ہوں گے اس لیے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ کبھی بھی یہاں پر گاڑیوں کی آمد و رفت میں یا سڑکوں میں رکاوٹ پیدا نہیں ہو گی یا ٹریفک یا گاڑیوں کی آمد و رفت سست روی کا شکار نہیں ہو گی لیکن میں آپ سے یہ ضرور کہوں گا کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ آپ کو یہاں سے گزرتے ہوئے کم سے کم دقت کا سامنا ہو۔ یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں کیونکہ اسلام تواتر کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں کی ضروریات کا احساس کرنا چاہیے۔ مثلاً قرآن کریم میں سورۃ النساء کی سینتیسویں آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایک انتہائی مؤثر ضابطہ اخلاق عطا فرماتا ہے اور مسلمانوں پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگیاں اس کے مطابق گزاریں اور مسلمانوں کی اس معاملے میں رہنمائی کرتا ہے کہ کس طرح وہ معاشرے میں دوسروں کے ساتھ سلوک کریں۔ جہاں ایک طرف اس آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیا گیا ہے وہیں یہ آیت مسلمانوں کو تمام بنی نوع انسان کے ساتھ محبت اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دیتی ہے۔ مثلاً یہ آیت مسلمانوں کو حکم دیتی ہے کہ وہ والدین کے ساتھ احسان اور محبت کا سلوک کریں کیونکہ بطور والدین وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے ہم سے محبت بالکل بے غرض ہو کر کی ہے اور ہماری بہتری ہی کیلئے بے شمار قربانیاں کی ہیں۔

پھر اسکے بعد مسلمانوں کو قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ بھی اور یتیموں سے بھی ہمدردی کی تعلیم دی ہے اور اسکے ساتھ مسکین لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی ہے اور پھر بڑے واضح انداز میں مسلمانوں کو ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔ ایسے ہمسائے جن کے ساتھ ان کی رشتہ داری ہے یا ایسے بھی جن کے ساتھ کوئی تعلق یا قرابت داری نہیں۔ اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے سے یہ مراد ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے ہمسایوں سے بہت محبت اور رواداری کا سلوک کیا جائے اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ کسی وقت بھی جب انہیں ہماری ضرورت پڑے تو ہم ان کی مدد کر سکیں یا کسی غم میں بھی ان کا غم بانٹ سکیں۔ ان کا انتہائی احترام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گو پھر اس کے علاوہ اسلام کے مطابق ایک ہمسائے

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جلسے کا مقصد......یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھائی جائے

اگر مہمان کا حق ہے کہ مہمان نوازی کی جائے تو میزبان کا بھی حق ہے کہ مہمان پھر اس کا حق ادا کرے اور اس پر بوجھ نہ بنے

مرکزی جلسہ یو.کے کا ہی ہے اور یہاں شمولیت کی باہر کے لوگوں کی کوشش زیادہ ہوتی ہے کیونکہ خلافت کا مرکز یہاں ہے

سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مثالیں بیان کر کے
مہمان نوازی کی اہمیت کا بیان، میزبانوں اور مہمانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی تلقین
جلسے کے ایام میں نماز باجماعت، تہجد کے قیام، ماحول کو پاکیزہ اور اپنی حالتوں کو بہتر بنانے کی نصیحت

جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات روٹی پلانٹ، لنگر خانہ وغیرہ کا ذکر، سلام کی ترویج، نیز دنیا بھر کے احمدیوں اور جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لیے دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2/اگست 2019ء بمطابق 2/ظہور 1398 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن، ہمپشئر، یو.کے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اللہ تعالیٰ ہمیں آج پھر جلسہ سالانہ یو.کے میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ گذشتہ ماہ جرمنی کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ دنیا کی بڑی، مغربی ممالک کی جماعتوں میں سے کینیڈا کا جلسہ ہوا (جو جرمنی کے جلسے کے دنوں میں ہی تھا) پھر گذشتہ ماہ امریکہ کا جلسہ سالانہ ہوا اور دنیا کے اَور بھی بہت سارے ممالک میں جلسے ہوئے اور بڑی شان سے ہم ہر جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے وعدے پورے ہوتے دیکھتے ہیں۔ تاہم یو.کے کے جلسہ سالانہ کی اپنی ایک حیثیت اس لحاظ سے بن چکی ہے کہ دنیا کی نظر خاص طور پر اس طرف رہتی ہے، اپنوں کی بھی، غیروں کی بھی اور ہر ایک لحاظ سے اس جلسے کو بین الاقوامی جلسے کی حیثیت دی جانے لگی ہے۔ اور یہ جلسہ صرف اب یو.کے کا جلسہ نہیں رہا گو کہ جیسا کہ میں نے جرمنی کے جلسے کے بارے میں بھی کہا تھا کہ اب جرمنی کا جلسہ بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ بہت سے ملکوں کی وہاں بھی نمائندگی تھی اور حاضری کے لحاظ سے بھی شاید جرمنی کے جلسے کی حاضری یہاں سے زیادہ ہو، لیکن پھر بھی مرکزی جلسہ یو.کے کا ہی ہے اور یہاں شمولیت کی باہر کے لوگوں کی کوشش زیادہ ہوتی ہے کیونکہ خلافت کا مرکز یہاں ہے۔ پس اس لحاظ سے دنیا کے مختلف ممالک سے اپنے بھی اور غیر بھی یو.کے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہاں جلسے کے کارکنان کی ذمہ داری بھی بہت بڑھ جاتی ہے اور پھر یہاں حدیقۃ المہدی میں جو یہ عارضی شہر بنایا گیا ہے اس کے انتظامات بھی خاص توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے جیسا کہ میں کارکنوں کو ان کی ڈیوٹیوں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلایا کرتا ہوں تو اس وقت میں اس حوالے سے پہلے بات کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو.کے میں رہنے والے احمدی بوڑھے، جوان، بچے، عورتیں، لڑکیاں گذشتہ 35 سال سے جب سے کہ خلافت کا مرکز یہاں منتقل ہوا اور جلسوں کا انعقاد خلیفہ وقت کی موجودگی میں ہوا جلسے کے انتظامات کر رہے ہیں اور ڈیوٹیاں بڑی خوش دلی سے دے رہے ہیں۔ گو کہ جلسہ سالانہ کی تاریخ یو.کے کی بھی بہت پرانی ہے لیکن اس وقت کے جلسے تو اب شاید یہاں کے ایک حلقے کی ماہانہ میٹنگ سے بھی تعداد کے لحاظ سے کم ہوتے ہوں گے۔ اس لیے میں نے گذشتہ 35 سالہ تاریخ کا حوالہ دیا ہے جو خلافتِ احمدیہ کے مرکز کی یو.کے میں جلسوں کی تاریخ ہے۔

بہرحال ابتدا میں جو جلسے منعقد ہوئے ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خود بہت زیادہ رہنمائی کرتے تھے۔ یہاں انتظامات بتانے کیلئے ان کو بہت محنت کرنی پڑی۔ پاکستان کے بعض عہدے داران کی بھی مدد لینی پڑی جنہوں نے یہاں کی انتظامیہ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ لنگر کا انتظام ایک بہت بڑا انتظام ہے۔ یہاں وسائل اور سہولت بھی پاکستان کی طرح، اس طرح نہیں ہے جس طرح ہم کام کرنا چاہتے ہیں اس لیے شروع میں چار پانچ ہزار کا انتظام کرنا بھی ان کیلئے مشکل تھا اور اس طرح ہی تھا جس طرح کہ دو اڑھائی لاکھ کا انتظام کر رہے ہیں۔ میں خلافت کی یہاں ہجرت کے بعد پہلی دفعہ 1988ء کے جلسے میں شامل ہوا تھا اور اس وقت انتظامیہ کی حالت دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ پانچ چھ ہزار کیلئے انتظام کرنا بھی ان کو کس قدر پریشانی میں ڈال رہا ہے۔ بہرحال آج ہم دیکھتے ہیں کہ انتظامات میں یہاں کے کارکنان شاید ربوہ کے کارکنان کی مدد کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ گذشتہ ہفتے کارکنان کے ساتھ جلسے کے انتظامات کی inspection کے بعد جو کھانا تھا اس میں میرے قریب ہی ربوہ سے آئے ہوئے ایک ناظر جو ناظر امور خارجہ ہیں اور جو نائب افسر جلسہ سالانہ بھی ہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ کھانے کے بعد میں نے دیکھا کہ انہوں نے ربوہ سے آئے ہوئے ایک نمائندے کارکن کو بلایا اور کچھ باتیں کرتے رہے۔ ان سے میں نے پوچھا کہ کیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے؟ کہنے لگے کہ لنگر کی یہ روٹی جو ہم کھا رہے ہیں یہ کوالٹی میں بڑی اچھی روٹی ہے اور ہم ربوہ میں روٹی پکانے کا جو ٹرائل کرتے ہیں۔ (وہاں بھی اللہ کے فضل سے مستقل ٹرائل ہوتے ہیں، لنگر خانے عارضی طور پر ایک آدھ دن کیلئے چلائے جاتے ہیں تا کہ مشینوں کو چالو رکھیں اور کام کی عادت بھی رہے، ڈیوٹیوں کی عادت بھی رہے۔ تو بہرحال کہتے ہیں کہ) وہاں ہماری جو روٹی ہے وہ اس معیار کی نہیں ہوتی تو کہنے لگے میں اس کارکن کو کہہ رہا تھا کہ یہاں کے روٹی پلانٹ والوں سے اس روٹی کے معیار کا پتا کریں کہ کس طرح بناتے ہیں؟ آٹے اور پانی کی نسبت کیا ہے؟ یہ آٹے اور پانی کی نسبت بڑا کاؤنٹ (count) کرتی ہے۔ ان سے نسخہ پوچھو۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارے یہاں کام کرنے والے اپنے تجربات کے بعد اتنے ماہر ہو گئے ہیں کہ ان کی روٹی ربوہ کے افسران کو بھی پسند آنے لگ گئی ہے۔

اس دفعہ روٹی پلانٹ میں کام کرنے والے نوجوان انجنیئر ز نے آٹا گوندھائی کی مشین میں بھی بعض improvements کی ہیں جس سے آٹا نکالنے میں مزید آسانی پیدا ہوئی ہے۔ روٹی پلانٹ کے انچارج اور نوجوان انجنیئر جو واقفِ نو بھی ہیں اور اس پر کام کر رہے ہیں وہ اور ان کی ٹیم کے افراد بھی اب اس کوشش میں ہیں کہ اس کو مزید بہتر کیا جائے اور آٹا گوندھائی کی مشین سے لے کر پکوائی کی مشین تک براہِ راست آٹا پہنچتا رہے اور اس وقت کارکنوں کو بالٹیوں کے ذریعہ جو آٹا پہنچانا پڑتا ہے وہ واسطہ جو ہے وہ ختم ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس آٹومیشن کی وجہ سے کارکنوں کو خدمت سے محروم کر دیں گے۔ یہ کارکن دوسری بہتر خدمت پر لگا دیے جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہی ہمارا جماعت کا امتیاز ہے کہ بچپن سے لے کے بڑے ہونے تک ہمارے کارکنان بڑی خوش دلی سے ہر کام میں اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال یہ بیان کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ کہاں تو وہ وقت تھا کہ چار پانچ ہزار کھانا کھلانا انتظامیہ کے لیے ایک چیلنج ہوتا تھا اور نوے فیصد روٹی بازار سے خریدی جاتی تھی۔ ایک چھوٹا سا سیکنڈ ہینڈ روٹی پلانٹ لیا گیا تھا جو تھوڑی دیر بعد خراب بھی ہوتا رہتا تھا۔ انجنیئرز مستقل اس کے اوپر بیٹھے رہتے تھے اور اس میں ہمارے بزرگ پرانے انجنیئرز ہیں وہ کافی کام کرتے رہے اور وہ پلانٹ صرف چند ہزار روٹی پکاتا تھا اور وہ بھی گول نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح پِیٹا بریڈ (pita bread) کی طرح ہوتی تھی اور کہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پینتیس چالیس ہزار افراد کے لیے یہ خود روٹی پکاتے ہیں، لاکھوں کی تعداد میں روٹی پکتی ہے اور اس کوالٹی میں ہے جو میں نے چیک بھی کی، لوگوں کو بھی پسند آئی اور وقتاً فوقتاً میں اس روٹی کو چیک کرتا بھی رہتا ہوں، وہ اس سے بہت بہتر ہے جو پہلے روٹی پکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو جو یہ کام کر رہے ہیں ان کے ہنر میں بھی اضافہ کرے اور ان کو عقل بھی دے اور اس میں مزید بڑھاتا چلا جائے کہ جلسے کے مہمانوں کی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں۔

اسی طرح لنگر خانے میں جو کھانا پکانے کی ٹیمیں ہیں وہ اپنے اپنے انچارج صاحبان کے ساتھ بڑی محنت اور لگن سے کام کر رہی ہیں۔ کھانے کا معیار جو ہے وہ بھی بہت بہتر ہے۔ اللہ کرے کہ ان تین دنوں میں بھی یہ بہتر رہے۔

پھر لنگر خانے کے حوالے سے دیگیں دھونے کا شعبہ ہے۔ یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہے۔ ان کو چند سال پہلے جرمنی سے ہمارے احمدی انجنیئر ز کی بنائی ہوئی دیگیں دھونے کی مشین منگوا کر دی گئی تھی۔ جرمنی والے تو ان کو بڑا

پسند کرتے ہیں۔ وہاں بڑی کامیاب ہے اور وہ اس کے بڑے قائل ہیں کہ بڑی جلدی یہ مشین دیگ دھو کر خود ہی باہر نکال دیتی ہے۔ یہاں ہمارے اس شعبہ نے دو تین سال تک تو اُس مشین کو استعمال کیا اور اس کے ساتھ ہاتھ سے بھی دیگیں دھوتے رہے، یہ کام جاری رہا اور میرے کہنے پر کہ اس مشین کو ضرور استعمال کرنا ہے انہوں نے کیا لیکن گذشتہ سال سے انہوں نے بڑی منت سے یہ کہنا شروع کیا کہ ہمیں ہاتھ سے ہی دھونے دیں کہ ہم کم وقت میں یہ دیگیں دھو لیتے ہیں بلکہ 3/1 وقت میں دھو لیتے ہیں یعنی جتنی دیر میں مشین ایک دیگ دھوتی ہے ہم تین دیگیں دھو لیتے ہیں اور دھوتے بھی اس سے صاف اور بہتر ہیں۔ میں نے ان کے انچارج کو مذاقاً اس دن کہا تھا کہ لگتا ہے کہ آپ نے اس شعبے میں کوئی جن رکھے ہوئے ہیں جو اتنی صفائی کر جاتے ہیں کیونکہ جرمنی والے ابھی تک اس بات کو ماننے کو تیار نہیں کہ اتنے کم وقت میں کوئی دیگ دھو سکتا ہے۔ بہرحال اس شعبے میں یہ لوگ بڑی محنت کا کام کر رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ محنت کرنا، وقت لگا دینا اور یہ صرف محنت نہیں کر رہے بلکہ یہ بڑی مشقت کا کام بھی ہے۔ پاکستان میں، قادیان میں تو یہ کام مزدوروں سے مزدوری دے کر کروایا جاتا تھا لیکن یہاں بڑے اخلاص اور جذبے سے کارکن یہ کام کرتے ہیں۔

پھر کھانا کھلانے کا شعبہ ہے۔ اس میں بھی اس دفعہ انہوں نے بہتری کی کوشش کی ہے۔ یہاں جگہ بھی، مارکیاں بھی بڑی کی ہیں تاکہ مہمانوں کو آرام سے اور کم وقت میں کھانا کھلایا جا سکے۔

پھر دوسرے شعبے ہیں نظافت اور صفائی کا شعبہ ہے، کار پارکنگ کا شعبہ ہے، ٹریفک کا شعبہ ہے۔ جلسہ گاہ کے اندر مختلف اَور شعبہ جات ہیں۔ سیکیورٹی کا ایک بہت بڑا اہم شعبہ ہے اور اسی طرح اَور متفرق شعبے ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر ہر شعبہ ہی بڑا اہم ہے۔ ان تمام شعبوں میں کام کرنے کے لیے ہزاروں کارکنان جو ہیں ان کو کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح کارکنات ہیں ان کو کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح کہ میں ہمیشہ کارکنوں کو کہا کرتا ہوں کہ جس شوق اور جذبے سے آپ نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کیا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اس جذبے کو آخر وقت تک قائم رکھیں۔ جلسے کے بعد بھی وائنڈ اپ (wind up) کا شعبہ ہوگا اور اس میں ایک ہفتہ تقریباً کام کرنا پڑتا ہے۔

اور اس بات کا اظہار کہ آپ نے جذبے کو قائم رکھا ہے آپ لوگوں کے چہروں کی مسکراہٹوں اور مہمانوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے سے ہوگا۔ پس کارکنان اور کارکنات جو اس جلسے کے مہمانوں کی خدمت پر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں ان کو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے وہ اس جلسے میں دوہرا ثواب کما رہے ہیں اور برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ایک جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر اس جلسہ سالانہ کی جو برکات ہیں اس سے فیض پا کر اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر کے ان برکات کو حاصل کر رہے ہیں۔

مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔ اتنی پسند ہے کہ اس کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی دو مرتبہ فرمایا ہے۔ اگر مہمانوں کو کھانا پیش کرنا کوئی معمولی بات ہوتی تو مہمانوں کے آنے کے ذکر پر ہر دفعہ ان کو کھانا پیش کرنے کا ذکر نہ ہوتا۔ اور پھر یہ کہ سلام دعا کے بعد جو پہلا کام کیا وہ فوری طور پر بھنا ہوا بچھڑا پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِیۡذٍ (ہود:70) پھر وہ بھنا ہوا بچھڑا بڑی جلدی سے لے آیا۔ اس زمانے میں جو خاطر ہو سکتی تھی وہ کی اور اپنے جانور ذبح کر کے انہیں مہمانوں کے سامنے پیش کرنا بھی بہت بڑی خاطر تھی اور وہاں فوری طور پر مہیا بھی ہو سکتی تھی۔ اس وقت جو مہمان نوازی کا طریق تھا، اس کا جو اعلیٰ معیار تھا وہ دکھایا گیا۔ آج کل کے حالات کے مطابق جو مہمان نوازی ہے وہ ہمیں کرنی چاہیے۔ یہاں بھی مہمان کی ایسی ہی خاطر داری کرنی چاہیے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ضرور محنت سے کی جائے اور بڑی محنت سے بچھڑے تلاش کیے جائیں بلکہ جو آسانی سے اور جلد مہیا ہو سکے وہ ہمیں کرنا چاہیے۔ ان کو وہ آسانی سے اور جلد مہیا بھی ہو سکتا تھا اور اعلیٰ مہمان نوازی بھی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اس بارے میں ہمارے سامنے ہے۔ اگر کھجوریں میسر ہیں تو وہ پیش کر دیں۔ اگر گوشت یا کوئی اَور اچھا کھانا ہے تو وہ پیش کر دیا۔ اگر بکری کا دودھ ہے تو وہ پیش کر دیا۔ اگر اپنے پاس کچھ نہیں ہے تو صحابہ کو فرمایا کہ اس مہمان کو اپنے گھر لے جاؤ اور ان کی مہمان نوازی کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کو جن تین باتوں کے کرنے کا فرمایا ہے وہ سب ایسی ہیں جو ایک دوسرے کے حقوق سے تعلق رکھتی ہیں، معاشرے کو پُرامن بنانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ فضول قسم کی باتیں کر کے بدامنی پیدا نہ کرو۔ آپس میں رنجشیں پیدا نہ کرو۔ ایک مومن لغو اور بیہودہ باتیں نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرو کہ پڑوسی کا بہت بڑا حق ہوتا ہے کہ اس کی عزت کی جائے اور اس کا خیال رکھا جائے۔ یہاں جو اس جلسے میں شامل ہونے والے ہیں، آنے والے مہمان بھی، کام کرنے والے بھی اور مہمانوں کے لیے جو کارکنان کام کر رہے ہیں وہ بھی سب ایک دوسرے کے پڑوسی بھی ہیں۔ پس اس لحاظ سے مہمانوں کو بھی کام کرنے والوں کی عزت اور احترام کرنا چاہیے اور کارکنوں کو بھی مہمانوں کی عزت اور احترام کرنا چاہیے۔ پھر آپس میں جو ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو وہ عزت و احترام سے پیش آئیں اور تیسری بات یہ بتائی کہ اپنے مہمان کا احترام کرو۔
(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار والضیف .... الخ حدیث 47)

اب یہ خاص طور پر میزبانوں کے لیے ہے۔ ایک حسین اور پُرامن معاشرے کے قیام کے لیے یہ بنیاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے یہ حکم ہیں اور مومن کی یہ نشانی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب زیادہ مہمان آتے تھے تو صحابہ میں بانٹ دیا کرتے تھے اور پھر مہمانوں سے پوچھا بھی کرتے تھے کہ کیا تمہارے بھائیوں نے تمہاری مہمان نوازی اچھے طور پر کی اور پھر صحابہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ اور تربیت یافتہ تھے، آپؐ سے فیض پانے والے تھے وہ ایسی مہمان نوازی کرتے تھے کہ مہمان جواب دیا کرتے تھے کہ ہمیں ہمارے میزبانوں نے اپنے سے بہتر رکھا اور اپنے سے بہتر کھلایا۔
(مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 357، حدیث 15644، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مہمان نوازی کا یہ طریق تھے۔ گو وہ بھی دین سیکھنے کیلئے اور دین کا علم حاصل کرنے کیلئے آیا کرتے تھے اور یہاں جو آنے والے ہیں وہ بھی اسی مقصد کیلئے آرہے ہیں اور ہم اسی بات پر مقرر کیے گئے ہیں کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلانے پر خالصۃً دینی جلسے میں شمولیت کیلئے آرہے ہیں ہم ان مہمانوں کی خاص طور پر مہمان نوازی کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کے وسائل میں بھی پہلے سے بہت زیادہ کشائش پیدا کر دی ہے اور جماعتی نظام کے تحت بھی مہمان نوازی ہوتی ہے بلکہ بعض گھروں میں ٹھہرے ہوئے مہمانوں کیلئے بھی گھر والوں کو اجازت ہے اور اس کا انتظام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری لنگر سے اپنے مہمانوں کیلئے کھانا لے جا سکتے ہیں، لے جانا چاہیں تو لے جائیں لیکن صحابہ کے حالات تو ایسے نہیں تھے کہ ان کیلئے کوئی مرکزی انتظام بھی ہوتا۔ وہ بھی کوئی نہیں تھا اور ان کے ذاتی حالات بھی شروع میں اکثر کے ایسے نہیں تھے کہ ان کو کشائش ہو۔ بلکہ ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بچوں کو بھی بھوکا سُلا دیا، خود بھی میاں بیوی بھوکے رہے اور مہمان کو جو تھوڑا بہت کھانا تھا وہ کھلا دیا اور پھر ان کے اس فعل کو اللہ تعالیٰ نے بھی خوب سراہا اور ان کی اس بات پر خوش ہوا اور ایسا واقعہ ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خاص واقعے کی اطلاع دی۔
(صحیح البخاری، کتاب المناقب الانصار، باب قول اللّٰہ ویؤثرون علی انفسھم ...... الخ حدیث 3798)

پس وہ لوگ جن کا اسوہ ہمیں اپنانے کا حکم ہے، قربانی کر کے مہمان نوازی کیا کرتے تھے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں بہت سے افراد ہیں جو قربانی کے جذبے سے مہمان نوازی کرتے ہیں اور یہی ہمیں کرنی چاہیے۔ باوجود جماعتی سہولت کے بعض لوگ خود مہمان نوازی کرنا چاہتے ہیں۔ کارکنان جو ڈیوٹی پر ہیں، کسی بھی خدمت پر مامور ہیں انہیں چاہیے کہ ان میں سے بعض نہیں بلکہ ہر ایک سو فیصد قربانی کے جذبے سے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہمان نوازی کرے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اب بھوک کی قربانی تو ہم سے نہیں مانگی جا رہی۔ اس وقت جو قربانی ہے اور کارکنان جو قربانی کرتے ہیں وہ وقت کی قربانی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی جذبات کی قربانی بھی مانگی جاتی ہے۔ بعض دفعہ مہمان نامناسب رویہ دکھا دیتے ہیں تو اس حالت میں جذبات کی قربانی کرنی پڑتی ہے، صبر کرنا پڑتا ہے، خاموش ہونا پڑتا ہے۔ اس لیے خاموش ہونا پڑتا ہے کہ ہمیں مہمانوں پر حسن ظنی ہے کہ یہ لوگ نیک نیتی سے دینی اور روحانی پیاس بجھانے کے لیے آئے ہیں۔ شاید کسی غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے زیادتی کا رویہ دکھایا ہو اس لیے ہم معذرت کر کے چاہے اپنی غلطی نہ بھی ہو ان کا کام کر دیتے ہیں اور یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو اس زمانے میں ہمیں مہمانوں کے لیے دکھانے چاہئیں اور جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے آپ کی مہمانوں کی دلداری اور مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار قائم کیے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ایک دفعہ جب دور دراز کے ایک علاقے سے آئے ہوئے مہمان لنگر خانے کے کارکنوں کے انکار کی وجہ سے کہ ہم آپ کا سامان نہیں اتاریں گے ناراض ہو کر واپس چلے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس بات کا پتا چلا تو بیان کیا جاتا ہے کہ آپؑ ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل تھا جیسے کوئی بہت ہی ہنگامی صورت حال پیدا ہوگئی ہو جلدی جلدی ان کے پیچھے پیدل چلے گئے۔ وہ لوگ ٹانگے پہ جا رہے تھے۔ بہرحال ان لوگوں نے جب دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں۔ ان کو آتے دیکھا تو ٹانگہ کھڑا کر دیا اور ٹانگے سے اترے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے معذرت کی اور واپس چلنے کو کہا اور ان کا ٹانگہ واپس موڑا اور انہیں کہا کہ آپ ٹانگے پر بیٹھ جائیں اور میں آپ کے ساتھ ساتھ پیدل چلتا ہوں۔ بہرحال مہمان بھی شرمندہ ہوئے اور ٹانگے پر نہ بیٹھے بلکہ پیدل ہی چلتے رہے۔ آخر جب لوگ واپس لنگر خانے آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان کا سامان اتارنا شروع کیا۔ اس کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس پر وہ خدام جو پہلے ہی شرمندہ ہو رہے تھے فوری طور پر آگے بڑھے اور ان مہمانوں کا سامان اتارا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت تک وہاں موجود رہے جب تک کہ ان کی رہائش اور کھانے کا تسلی بخش انتظام نہیں ہو گیا۔ (ماخوذ از سیرت المہدی، جلد 2 حصہ چہارم، صفحہ 56-57، روایت نمبر 1069)

آپؑ نے اپنے کارکنوں کو ایک موقعے پر فرمایا کہ دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوتے ہیں۔ بعض کو تم پہچانتے ہو بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاحترام جان کر ان کی تواضع اور خدمت کرو۔ فرمایا تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمان کو آرام دیتے ہو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6 صفحہ 226) پس یہ حسن ظن ہم

نے آج بھی قائم رکھنا ہے۔

اس کے بعد میں مہمانوں کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک بات تو پہلے میں نے کی کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا سب کا فرض ہے؛ مہمانوں کا بھی، میزبانوں کا بھی۔ جہاں اسلام ہمیں مہمانوں کی عزت اور تکریم کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی مہمانوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تم زیادہ بوجھ میزبان پر نہ بنو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے ہاں زیادہ لمبا مہمان ٹھہرنا جو ہے اور گھر والے پر جو بوجھ بنتا ہے وہ اسی طرح ہے جس طرح تم صدقہ لے رہے ہو۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف......الخ حدیث 6135)

ہر ایک کے حالات ایسے نہیں ہوتے کہ شروع سے آخر تک ایک جیسی مہمان نوازی کر سکے تو مہمان کو بھی حکم ہے کہ تم بھی گھر والوں کا خیال رکھو۔ اگر زیادہ قیام ہے تو پھر اس طرح رہو جس طرح گھر والا رہتا ہے اور گھر والوں کی کام کاج میں بھی کوئی مدد کی ضرورت پڑے تو وہ بھی کر دینی چاہیے ان ملکوں میں تو خاص طور پر۔ عموماً تو لوگ کرتے ہیں اور یہی ایک خوبصورت معاشرے کے لیے ضروری ہے۔ جہاں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ دوسرا شخص ہم پر بوجھ ہے وہاں خلوص اور محبت میں کمی آ جاتی ہے اور جب اس میں کمی آ جائے تو پھر حالات پُرسکون نہیں رہتے۔ پس مہمان کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مہمان کا بھی یہ فرض ہے کہ اپنے ذمہ جو فرائض ہیں ان کو ادا کرے۔ اگر مہمان کا حق ہے کہ مہمان نوازی کی جائے تو میزبان کا بھی حق ہے کہ مہمان اس کا حق ادا کرے اور اس پر بوجھ نہ بنے۔ مہمان کے اس حق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چند روز تک محدود کیا ہے۔ یہاں انتظامیہ کو میں یہ بھی کہہ دوں کہ ہمارے جلسہ پر آئے ہوئے جو مہمان ہیں اگر ایک مہینہ بھی ٹھہرتے ہیں تو ہم نے ان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھیں کہ تین یا چار دن کے بعد ہم نے مہمان نوازی ختم کر دینی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کاموں کے حوالے سے لنگر خانے کے قیام کو بھی اپنی شاخوں میں سے ایک شاخ قرار دیا ہے۔ (ماخوذ از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 221)

اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر میں آنے والوں کے ساتھ جب بھی وہ آئیں جلسے کے دنوں میں نہیں عام حالات میں بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہیے۔

پھر ایک حکم حسین معاشرے کا جس پر مہمانوں کو خاص طور پر اس جلسے کے ماحول میں عمل کرنا چاہیے وہ ہے سلام کو رواج دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جانے والوں کی ایک خصوصیت یہ بھی بتائی تھی کہ وہ سلام کو رواج دینے والے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان لا یدخل الجنۃ......الخ حدیث 54)

پھر آپؐ نے فرمایا کہ جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے تم ان کو سلام کرو۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب افشاء السلام من الاسلام، حدیث 28)

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جلسے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا تھا کہ تا کہ لوگ جمع ہوں اور اس طرح جمع ہونے سے محبت کا رشتہ اور تعارف کا رشتہ آپس میں بڑھے۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

پس سلام اس محبت اور تعارف کے ذریعے کو بڑھانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ بھائی چارے اور تعارف کو بڑھانے کا یہ ایک بہترین ذریعہ ہے اور اس کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جن کی آپس کی رنجشیں ہیں کسی بھی وجہ سے وہ بھی دور ہوں گی۔

پھر یہاں جو لوگ آئے ہیں وہ خالصۃً للہ آئے ہیں اور اسی سوچ کے ساتھ آنا چاہیے۔ ان کے آنے کا ایک للّٰہی مقصد ہے۔ دینی اور علمی اور روحانی پیاس کو بجھانے کے لیے آئے ہیں یا اس کے حصول کے لیے آئے ہیں اور یہ مقصد جیسا کہ میں نے کہا یہی ہونا چاہیے۔ تو پھر آپس کے تعلقات کو بھی ہر ایک کو بہتر کرنا چاہیے اور رنجشوں اور نفرتوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے میں آ کر اس مقصد کو پورا کرنے کی بھی کوشش ہونی چاہیے کہ ''دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔'' (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 351)

پس اس محبت کے حصول کے لیے جلسے کے پروگرام میں خاص طور پر شامل ہوں اسے سنیں، غور کریں۔ جلسے کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ذکرِ الٰہی کرتے رہیں اور نماز باجماعت خاص فکر اور توجہ سے ادا کریں اور نوافل اور تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ دیں۔ خاص طور پر جن کا یہاں قیام ہے وہ اس ماحول کو پاکیزہ تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اپنی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں اور جو صبح سے لے کر شام تک آتے ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جو جلسے کا مقصد ہے اور وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھائی جائے۔ اور یہ بہت بڑا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت ہمارے دلوں پر غالب آ جائے۔ اگر جلسے میں شامل ہونے والے اس مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے حصول کی بھرپور کوشش کریں گے تو سمجھیں آپ نے اپنے مقصد کو پا لیا، جلسے میں آنے کا مقصد پورا ہو گیا اور پھر رہائش اور کھانا تو ضمنی چیزیں بن جائیں گی۔ اصل مقصد یہ ہو گا کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کو بہتر سے بہتر کرنا ہے، اس کو ترقی دینی ہے۔ اگر یہ حاصل ہو گیا تو جیسا کہ میں نے کہا جلسے پر آنے کے مقصد کو پا لیا۔

اسی طرح انتظامی لحاظ سے مہمان اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ عارضی اور وسیع انتظام میں بعض کمیاں رہ جاتی ہیں۔ اگر کہیں ایسی صورت دیکھیں تو صَرفِ نظر کریں۔ کارکنوں کو تو میں نے کہا ہے کہ وہ کسی سختی کو اگر کسی کی طرف سے مظاہرہ ہو تو برداشت کریں لیکن مہمانوں کا بھی کام ہے، شامل ہونے والوں کا بھی کام ہے کہ کمزوریوں سے صرفِ نظر کریں اور اگر ایسی کمیاں دیکھیں تو کارکنوں کا ہاتھ بٹائیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض مہمان اگر ضرورت ہو تو بڑے شوق سے خود میزبان بن کر کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً غسل خانوں کی صفائی ہے۔ اگر زیادہ رَش ہو اور ڈیوٹی پر متعین کارکن پوری طرح صفائی کا انتظام نہ کر سکیں تو بعض مہمان خود ان ڈیوٹی والوں کے ساتھ یہ کام کرنے لگ جاتے ہیں اور یہی جذبہ ایک احمدی میں ہونا چاہیے اور یہی وہ حقیقی روح ہے جو آپس کے پُرخلوص معاشرے کو قائم کرتی ہے۔ مہمان صرف کارکنان کو آزمانے اور امتحان لینے میں اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ اگر ضرورت ہو تو ہر شعبے میں جیسا کہ میں نے کہا مددگار بن جائیں۔

اسی طرح پارکنگ وغیرہ میں بھی بعض دفعہ رَش کی صورت میں ہنگامی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں کاروں پر آنے والے صبر اور حوصلے سے انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں۔ بعض دفعہ عورتوں اور مردوں دونوں طرف سے بعض شکایات آ جاتی ہیں۔ آنے والے احباب و خواتین مکمل تعاون نہیں کرتے۔ اسی طرح داخلی راستوں پر جہاں سکیننگ وغیرہ کا انتظام ہے وہاں عموماً تو لائنیں لگتی ہیں، بڑے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا جاتا ہے لیکن بعض دفعہ کسی ایک آدھ کی وجہ سے ماحول خراب بھی ہو جاتا ہے۔ وہاں ہر ایک کو مکمل طور پر صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اگر تھوڑا سا وقت بھی لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اس لائن لگانے سے بہتر نکاس ہو سکتا ہے۔

پھر جلسہ گاہ میں بیٹھنے والے مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ جلسے کے دوران اپنے دائیں بائیں نظر رکھیں۔ اسی طرح چلتے پھرتے ہوئے بھی اپنے ماحول پہ نظر رکھیں۔ سیکیورٹی کے حوالے سے انتظامیہ جو بھی ہدایت دے اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جلسے کی کامیابی اور اپنے جلسے میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے اور ہر شریر کی شرارت سے بچنے کے لیے مستقل دعا کرتے رہیں۔ جماعت کی ترقی حاسدوں کو حسد میں بڑھاتی چلی جا رہی ہے۔ اس لیے دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ان دنوں میں پاکستان میں بھی احمدیوں کے حالات کے متعلق دعا کریں وہاں بھی لگتا ہے کہ حالات دوبارہ مخالفت کی طرف جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی امن کی زندگی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ مخالفین کے نئے یا پرانے منصوبوں کو ناکام و نامراد کر دے۔

اس کے علاوہ بھی جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس بات کی بھی یاددہانی کروا دوں کہ اس سال بھی ہمارے جو مختلف مرکزی شعبہ جات ہیں آرکائیو کا شعبہ ہے یا ریویو آف ریلیجنز کا ہے یا مخزنِ تصاویر ہے یا دوسرے شعبہ جات ہیں انہوں نے اپنی نمائشوں کا اہتمام کیا ہوا ہے اور کافی معلوماتی اور علمی نمائشیں ہوتی ہیں، اس کو بھی جو فارغ وقت ہو اس میں دیکھنے کی کوشش کریں۔

اس کے علاوہ ایم.ٹی.اے کی طرف سے بھی ایک اعلان ہے۔ ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل کی طرف سے آج ایک نئی ایپ (app) لانچ (launch) ہو گی اور جو سمارٹ ٹی وی ایپ ہے۔ کسی بھی ملک میں اب اس ایپ کو ڈاؤن لوڈ (download) کر کے ایل جی (LG)، فلپس (Philips)، ایمازون فائیر ٹی وی (Amazon Fire TV)، سونی (Sony) اور اینڈرائڈ (Android) کے ٹی وی سیٹس پر ڈش انٹینا کے بغیر بھی ایم.ٹی.اے کے تمام چینلز یعنی ایم.ٹی.اے ون (MTA1)، ایم.ٹی.اے ٹو (MTA2)، ایم.ٹی.اے تھری (MTA3) اور ایم.ٹی.اے العربیۃ اور ایم.ٹی.اے افریقہ دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں ایم.ٹی.اے پہلے ہی سام سنگ (Samsung) پلیٹ فارم پر موجود ہے۔ تو یہ بھی اعلان تھا۔ اللہ کے فضل سے جو باہر کے رہنے والے ہیں وہ اس ایپ (App) سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ابھی جمعے کے بعد مَیں اس کا لانچ (launch) بھی کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: 17)

(یہ ان کیلئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران: 32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو
ہر ایک بدی سے بچو، رات اور دن تضرع میں لگے رہو، زبانوں کو نرم رکھو، استغفار کو اپنا معمول بناؤ، نمازوں میں دعائیں کرو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4/جنوری 2019 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کی مبارک باد دیتے ہوئے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جسکے حصول کیلئے ہم نے حضرت مسیح موعودؑ سے عہد بیعت باندھا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک احمدی کو کیسا بننے کی تلقین فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ نمازوں میں دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا ایک خاص امتیاز کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کا ایک خاص امتیاز ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات اور ارشادات کی روشنی میں اس مالی قربانی کا خاص ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے مال کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہے۔

سوال حضور انور نے مالی قربانی کے ضمن میں قرآن مجید کی کون سی آیات پڑھ کر سنائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ۔ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التغابن:17)
یعنی پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ وَ اللّٰهُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ (التغابن:18) اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی قربانی کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ (سنن ابوداؤد) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔ (صحیح البخاری)

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مال خرچ کرنے کے متعلق افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اسکی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔

سوال خدمت دین اور مالی قربانی کرنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اسکے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے۔ تم یقیناً سمجھو یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صحابہ کی مالی قربانی پر کن جذبات کا اظہار فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے ہیں۔ جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین ہیں اور امام الدین کشمیری ہیں۔ فرمایا کہ یہ میرے گاؤں کے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں بھائی جو شاید تین چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندے دیتے ہیں۔

سوال حضور انور نے گھانا کے ایک دوست فرم پونگ صاحب کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ سنایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گھانا کے ایک دوست فِرِم پونگ صاحب کہتے ہیں کہ ایک دن میں کُماسی مشن ہاؤس گیا جہاں مجھے وقف جدید کے وعدے کے حوالے سے یاددہانی کروائی گئی۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو وعدے کے مطابق رقم موجود تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ رقم ادا کر دی تو میرے پاس جاب پر جانے کیلئے کرائے کے پیسے بھی نہیں بچیں گے۔ بہرحال میں نے وہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ میں مشن ہاؤس سے گھر واپس جا رہا تھا تو فون پر میسج آیا کہ میرے بنک اکاؤنٹ میں کچھ رقم منتقل ہوئی ہے جو اس سے پانچ گنا زیادہ تھی جو میں نے چندے میں ادا کی تھی۔

سوال حضور انور نے بورکینا فاسو کے ایک نومبائع خادم زودی صاحب کی مالی قربانی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خادم زودی صاحب کچھ عرصہ سے ذہنی بیماری کی وجہ سے پریشان تھے اور نیند کی گولیاں استعمال کرتے تھے۔ ڈیپریشن بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ ایک دن ہمارے ہاں مشن ہاؤس آئے اور پوچھا کہ ان کا چندہ وقف جدید اور تحریک جدید کتنا ہے وہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ مشنری نے بتایا کہ آپ حسب توفیق جتنا بھی ادا کرنا چاہیں کر دیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ معیاری چندہ کتنا ہے؟ مشنری نے ان کو بتایا۔ انہوں نے خوشی خوشی چندہ ادا کیا اور چلے گئے۔ کچھ دن کے بعد پھر مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ میں بیمار تھا اور چندے کی برکت سے اب میری حالت بہت بہتر ہے۔ میں نے نیند کی گولیاں کھانی بھی چھوڑ دی ہیں اور دلی سکون محسوس کر رہا ہوں۔

سوال چندہ جات کی برکت سے کس طرح مخالفین احمدیت کی تدبیریں ناکام ہوئیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گیمبیا، کیانگ ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں جماعت کے مخالفین نے ممبران کو احمدیت سے ہٹانے کی کوشش کی اور دعویٰ کیا کہ وہ سب احمدیوں کو احمدیت سے ہٹا دینے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ اس پر ہمارے ایک احمدی ممبر جالو نے معلم صاحب کو بتایا کہ مخالفین کی یہ کوشش ایک کھاد کا کام کر رہی تھی کیونکہ اس مخالفت سے پہلے مَیں فعال احمدی نہیں تھا لیکن اب نہ صرف چندہ وقف جدید بلکہ دیگر چندے بھی ادا کر رہا ہوں اور وصیت کی بابرکت سکیم میں بھی مَیں شامل ہو گیا ہوں۔ تو مخالفین تو جماعت کو مٹانا چاہتے تھے لیکن اس مخالفت نے کچھ احمدیوں کو ایمان میں پہلے سے کئی گنا بڑھا دیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کاماریڈی کے ایک دوست کی مالی قربانی کا کیا واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انڈیا سے اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ کاماریڈی جماعت میں وقف جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ ایک نوجوان نے اسی وقت اپنے مکمل چندے کی ادائیگی کر دی۔ بعد ازاں اسی دن انہیں ایک کافی موٹی رقم ملنے کی اطلاع ملی جس کا وہ آٹھ سال سے زائد عرصے سے انتظار کر رہے تھے۔ نہ صرف انہیں یہ رقم ملی بلکہ ان کی عارضی ملازمت بھی مستقل ہو گئی۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے معجزہ ہوا ہے اور اب وہ کہتے ہیں میں ہر سال اپنی پندرہ روزہ آمدنی وقف جدید کے چندے میں دیا کروں گا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نئی گیم فورٹ نائٹ کے نقصانات بیان کرتے ہوئے افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل ایک نئی گیم فورٹ نائٹ شروع ہوئی ہے بعض بچے اس میں اپنی رقمیں ضائع کرتے ہیں۔ والدین کو چاہئے اس سے ان کو روکیں۔ خاص طور پہ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کو بھی چاہئے۔ کیونکہ ایک کے بعد اگلے سٹیپ پہ جانے کیلئے پھر کارڈ لیتے ہیں، پیسے خرچ کرتے ہیں۔ بعض ایسے گروہ بن گئے ہیں جو بچوں کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں اور کارڈ لے کر دینے کے بہانے ان کے والدین کے بنک اکاؤنٹ نمبر بھی لے رہے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد والدین کو پتہ لگتا ہے کہ ان کے بنک اکاؤنٹ میں رقمیں نہیں ہیں۔ اس گیم کی وجہ سے نہ صرف ان کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور غلط قسم کی سوچیں پیدا ہو رہی ہیں بلکہ بعض والدین کو نقصان بھی ہوا ہے۔ اس چیز سے بچنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے جس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، یہ احساس بچوں میں خاص طور پر وقف جدید کیلئے تو پیدا کرنا چاہئے۔

سوال حضور انور نے وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان فرماتے ہوئے وصولی کے لحاظ سے کن پہلی دس جماعتوں کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اکسٹھواں سال جو 31/دسمبر 2018ء کو ختم ہوا تھا اس میں افرادِ جماعت احمدیہ کو اکانوے لاکھ چونتیس ہزار پاؤنڈز کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ پاکستان اپنی پوزیشن کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اسکے علاوہ پہلے دس ممالک یہ ہیں: برطانیہ نمبر ایک پر ہے، نمبر دو پہ جرمنی ہے، پھر امریکہ ہے، پھر کینیڈا ہے، پھر ہندوستان ہے، پھر آسٹریلیا ہے، پھر انڈونیشیا ہے، پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے، پھر گھانا ہے، پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

خطبہ جمعہ

’’خلیفۂ وقت کی تمام تقاریر حقیقی اسلام کا گہوارہ ہیں، آپ کی باتیں ازخود دل میں اتر جاتی ہیں‘‘

صرف احمدی ہی ہیں جو دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو بیان کر رہے ہیں (وائس پریذیڈنٹ مسلم کمیونٹی بینن)

سب میں ایک بات مشترک ہے، ہر کوئی اپنے خلیفہ سے اطاعت اور اخلاص کا غیر معمولی رشتہ رکھتا ہے (مہمان خاتون)

احمدی احباب کی تربیت خالص اسلامی تعلیمات کے مطابق کی گئی ہے.....آج اگر کوئی جماعت اسلام کا حوالہ بن سکتی ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے (الحاج محمد وکیل یاتارا)

آج اسلام احمدیت کے ذریعہ پھیل رہا ہے (سایوبہ اورراگو)

میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتی ہوں کہ میرے سارے شکوک وشبہات دُور ہو گئے اور جلسے میں شامل ہو کے مجھے یقین ہو گیا کہ دنیا میں آج اگر کوئی جماعت اسلام کی نمائندگی کر سکتی ہے تو وہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے (فاتنا فوفانہ عمر)

یہاں آکر میں نے دیکھا کہ اسلام ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان برادری ہے، ایک کنبہ ہے، ایک فیملی ہے میں اسلام کے قائم کردہ نظام اخوت اور آپ لوگوں کے اپنے مذہب کے لیے جاں فشانی اور قربانیوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں (ارلی میاس)

جیسے ہی خلیفہ کہیں بھی آتے ہیں تو ہزاروں افراد کا مجمع یک دم خاموش ہو جاتا ہے کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض نظام میں نہیں بلکہ تمام لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لیے حد درجہ عزت واحترام ہے (مورو ہنریق)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق پاتے ہوئے اپنے عمل سے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والے کارکنان ورضا کاروں کے لیے جذباتِ تشکّر کا اظہار

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے تاثرات

وقف کی روح سے بے مثال خدمات کی توفیق پانے والے محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 اگست 2019ء بمطابق 9 ظہور 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن، سرے (یو.کے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ - اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ -

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ - صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

گزشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کا سہ روزہ جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اَن گنت برکات ان جلسوں کے ساتھ منسلک ہیں جن کے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حامل بنتے ہیں۔ جلسے کے بعد کے جمعے کے خطبے میں انہی باتوں کا میں ذکر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت پر جو اثر ہوتا ہے وہ تو ہے، غیروں پر بھی اس کا کیا اثر ہے اور کس طرح وہ جلسے کے ماحول کو دیکھتے ہیں اور نئی نئی باتیں ان کو پتا لگتی ہیں، اسلام کے بارے میں تحفظات ان کے ختم ہوتے ہیں۔ تو ان باتوں کا مَیں عموماً اگلے جمعے میں ذکر کیا کرتا ہوں اور کروں گا لیکن اس سے پہلے میں تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جو کسی بھی شعبے سے منسلک تھے۔ کسی بھی شعبے میں کسی بھی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ معاون سے لے کر افسر تک، عورت، مرد، بچے، جوان، بوڑھے ہر ایک بے نفس ہو کر اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دے رہا تھا اور غیر مہمانوں کے سامنے اپنے عمل سے اسلام کی حقیقی تصویر یہ لوگ پیش کر رہے تھے۔ خاص طور پر معاونین شکریے کے مستحق ہیں کہ جو ایک بڑی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور اصل کام تو ان معاونین کا ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ جلسے کے کارکنان کے علاوہ مستقل مرکزی دفاتر کے کارکنان ہیں۔ ایم۔ٹی۔اے کے کارکنان ہیں۔ اس میں یوکے کے رہنے والے والنٹیئر بھی ہیں اور دوسرے ممالک سے بھی آئے۔ بعض ڈاکیومنٹریز پیش کی گئیں ان کی تیاری کیلئے کام کرنے والے اور کچھ وہاں سٹوڈیو میں پروگرام ہوئے ان میں کام کرنے والے۔ غرض کہ ہر شعبہ جو ہے جلسے کے دنوں میں اپنا بڑا فعال کردار ادا کرتا ہے۔ پھر ریویو آف ریلیجنز کی جو نمائش ہوتی ہے اس کا بڑا اثر ہوتا ہے اور آرکائیو کی نمائش ہے۔ پھر مخزنِ تصاویر ہے تو یہ سب شعبے جو کام کر رہے ہیں اور تمام کارکنان جو ہیں جنہوں نے جلسے سے پہلے کام کیا ہے یا بعد میں، سب اپنا ایک اہم کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ لوگ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ اب میں بعض لوگوں کے جو تاثرات ہیں وہ وقت کی رعایت سے پیش کروں گا۔

مالے ہوسو یعقوب صاحب مسلم کمیونٹی بینن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں اس دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے کہتے ہیں میں نے بیس سے زیادہ حج کیے ہیں لیکن جماعتِ احمدیہ کے جلسے میں شامل ہو کر مجھے اس سے کہیں زیادہ بہتر انتظامات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ جلسے کا ماحول ایسا تھا کہ میں نے کبھی زندگی میں نہیں دیکھا۔ میں نے بہت سی مذہبی کانفرنسز اور اجتماعات میں شرکت کی ہے لیکن جلسہ سالانہ جیسا ماحول کہیں نہیں ملا۔ ائیرپورٹ سے لے کر رہائش کے انتظامات تک ایسے انتظامات تھے کہ لگتا تھا کہ گھر میں رہ رہے ہیں۔ پھر جلسے میں ہر طبقے کے لوگوں کو دیکھا۔ انجنیئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز پڑھے لکھے لوگ، بڑے علم والے لوگ بڑے انکسار سے سب نے ہماری خدمت کی اور اس بات پر بڑے خوش تھے۔ پھر میری تقاریر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے صحیح اسلام کا پیغام ملا اور اسی پیغام کی عالمِ اسلام کو اور مسلمانوں کو ضرورت ہے تاکہ اسلام کے بارے میں جو تحفّظات ہیں وہ دور ہوں۔ کہتے ہیں میں نے یہاں آکر بہت کچھ سیکھا۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں بینن جاکر لوگوں کو بتاؤں گا کہ دوسروں کی باتوں پر کان نہ دھرو اور احمدیت سے سیکھو۔ صرف احمدی ہی ہیں جو دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو بیان کر رہے ہیں۔

پھر برکینا فاسو سے سیمون سوادوگو صاحب (Simeon Sawadogo) ہیں جو وزیر مذہبی امور ہیں اور وزیرِ داخلہ اور وزیرِ مملکت ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار یہ کیا کہ بطور وزیر مذہبی امور میں تمام مذاہب کا احترام کرتا ہوں۔ جلسے میں شامل ہو کر میرے بہت سے سوال حل ہو گئے ہیں۔ وہ سوالات جو میں نے پوچھے بھی نہیں ان کے جواب بھی مل گئے۔ میری بہت مدد ہوتی ہے۔ میں پہلی دفعہ جلسے میں شامل ہوا ہوں۔ جلسے کے مقدس خیالات اور پاکیزہ ماحول نے روحانی طور پر میری بہت مدد کی ہے۔ ہم محبت، اخلاقیات اور اصولوں پر عمل پیرا ہو کر مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ پھر جلسے کے کارکنان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جلسے میں کام کرنے والے رضا کار ٹائلٹ صاف کر رہے تھے، پلیٹیں دھو رہے تھے، چھوٹے بچے پانی پلا رہے تھے۔ یہ سب کچھ جذبۂ ایثار کے بغیر ممکن نہیں۔ دوسروں کی خدمت کرنے کا جذبہ غیر معمولی ہے۔ پھر کہتے ہیں میں مسجد فضل بھی گیا۔ چھوٹی سی مسجد ہے، ابتدائی مسجد ہے۔ اس میں کشش تھی اور سادگی بھی، اس کی ایک خوبصورتی تھی۔ پھر بیعت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اخلاص، وفا اور اطاعت کی ایک زنجیر جو دنیا کے لیے نمونہ ہے اور لوگ خلیفہ کی آواز کو سمجھ نہیں رہے۔ آج کی دنیا مادیت کے پیچھے دوڑ رہی ہے لیکن اس مادہ پرستی کا نقصان بھی انسان کو ہی ہو رہا ہے اور پھر میرے متعلق کہا کہ اپنے خطاب میں بہتر

معاشرے قائم کرنے کا لائحہ عمل دیا ہے۔ والدین کے حقوق ہیں۔ بچوں کے حقوق ہیں اور جو آخری تقریر تھی اس میں یہ چیزیں تھیں ان لوگوں نے اس سے کافی اثر لیا ہے۔ اکثر لوگوں نے یہی تبصرے کیے ہیں۔

برکینا فاسو سے سایوبہ اوررا گو صاحب (Sayouba Quedraogo) ممبر پارلیمنٹ ہیں کہتے ہیں جلسہ بہت اچھا تھا۔ ہر کام منظم تھا۔ ہر کوئی متحرک تھا۔ پوری دنیا سے آئے ہوئے چھوٹے بڑے مرد وزن اسلام کے لیے ہر خدمت کے لیے تیار تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اسلام احمدیت کے ذریعہ پھیل رہا ہے۔ احمدی ایک دوسرے کی مدد کرتے اور دوسروں کی مدد کے لیے تیار رہتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے میرے بارے میں یہ کہا کہ آپ نے ہمارے حکمرانوں کے لیے اور قیامِ امن کے لیے دعا کی، یہ ہمارے لیے سرمایہ ہے۔ جلسے کے موقعے پر ہمارا بڑا اچھا استقبال کیا گیا اور پھر باقی تقاریر بھی بہت اعلیٰ تھیں۔

پھر یونان سے چیف ربائے آف ایتھنز (Chief Rabbi of Athens) گیبرئیل نیگرین صاحب (Gabriel Negrin) تھے کہتے ہیں مَیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے اس حیرت انگیز بین الاقوامی جلسے کا حصہ بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جلسے کا ماحول اور منتظمین اور شرکاء دونوں کی فراخ دلی کا ہر پہلو جماعتِ احمدیہ کے نصب العین ’محبت سب کے لیے‘ کو اجاگر کرتا ہے۔ بحیثیت ربائے (Rabbi) میں نے یہاں دوسرے مذاہب اور عقائد کے لیے قبولیت اور احترام کو محسوس کیا۔ پھر کہتے ہیں مجھے ان تمام محترم اماموں نے دل سے اعزاز سے نوازا جن سے مجھے ملاقات اور گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں واقعی خوش تھا کہ میں اپنی مخصوص ٹوپی کیپا (kippah) سر پہ پہن کے بغیر کسی دھمکانے والے اشارے، غضب ناک دیکھتی ہوئی نظروں یا نعوذ باللہ متشدد ردّعمل کے ہزاروں مسلمان بھائیوں کے درمیان گھومتا پھرتا تھا اور یہ بالکل اس کے برعکس تھا جو باقی جگہ مجھے دیکھنے کو ملتا ہے۔ پھر کہتے ہیں ہر لحاظ سے میرا خیال رکھا گیا۔ میرے لیے کھانا بھی میرے مطابق تیار کیا گیا۔ میری عبادت کے فرائض ہیں ان کو بھی ایڈ جسٹ (adjust) کیا گیا اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن جلسے کی انتظامیہ نے اور میرے میزبانوں نے یہ سب کچھ میرے لیے کیا۔

پھر جاپان سے بدھ مت کے معبد کے چیف یوشیدا نی چی کو (Yoshida Nichiko)، یہ جلسے پہ آئے تھے اور ان کے مطابق میجی (Meiji) بادشاہ کی والدہ ان کے معبد کی مرید تھیں اور ٹوکیو میں واقع ان کے معبد میں میجی بادشاہ کی والدہ کی راکھ بھی دفن ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسے کا ماحول دیکھ کر دل کو حقیقی سکون ملتا ہے۔ سب کی حفاظت کے لیے چیکنگ تو ہوتی ہے لیکن کوئی جھگڑا نہیں دیکھا، کسی کو تلخ ہوتے نہیں دیکھا۔ کھانے سے لے کر تقاریر تک سب پروگرام نہایت منظم تھے اور پھر خطاب کے بارے میں کہتے ہیں کہ بہت بَروقت محسوس ہوا۔ آج واقعی دنیا کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ مذہب کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات کی مدد سے ہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کر سکتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ جاپانی معاشرہ بھی والدین اور بچوں میں دوری کے مسئلے سے دوچار ہے۔ ہر طرح کی کوشش کے باوجود ہم اس لہر کا مقابلہ نہیں کر پا رہے اور کہتے ہیں کہ آپ کی نصائح ہم اپنے معاشرے میں بھی استعمال کر کے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا۔ کہتے ہیں اسلام کے بارے میں پہلے بھی میرا برا تأثر نہیں تھا لیکن جلسے کا ماحول دیکھ کر جب بیعت کی تقریب کا وقت آیا تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ دنیا میں امن کے قیام اور محبت و اخوت پر مبنی معاشرے کی تشکیل کے لیے مجھے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دینا چاہیے لہٰذا میں بھی بیعت میں شامل ہو گیا۔ میں آپ کی لیڈر شپ کو تسلیم کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ دنیا کے امن کے لیے کی جانے والی کاوشوں میں آپ کا مددگار رہوں گا۔ یعنی یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے بیعت کر لی لیکن دنیا میں امن قائم کرنے کا جو مقصد ہے اس کے لیے کہتے ہیں کہ میں ہر طرح آپ کے ساتھ ہوں۔

ارجنٹائن سے ایک خاتون تھیں جودِث صاحبہ (Judith) یہ خود عیسائی ہیں۔ ان کے خاوند نے دس ماہ پہلے احمدیت قبول کر لی تھی۔ کہتی ہیں کہ میں پیشے کے اعتبار سے وکیل ہوں اور جلسے کی تقاریر میں سے میری سب سے پسندیدہ تقریر امام جماعت کا اختتامی خطاب تھا (وہ میرے خطاب کی بات کر رہی ہیں) جس میں آپ نے بڑی تفصیل اور خوبصورتی سے اسلامی تعلیمات کے ذریعہ قائم ہونے والے ہیومن رائٹس پر روشنی ڈالی۔ جلسے میں شامل ہونے سے قبل میں کچھ پریشان تھی اور کچھ تحفظات بھی تھے۔ میرا خیال تھا کہ اس قدر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوں گے تو یقیناً بدمزگی اور جھگڑے ہوں گے لیکن آپ لوگوں کا جمع ہونا ہمارے لوگوں کے جمع ہونے سے بالکل مختلف تھا۔ لوگوں کے رَش اور اس قدر بڑی تعداد میں جمع ہونے کے باوجود ہر وقت پیار محبت اور امن کا ماحول تھا۔ لوگوں کے چہروں پر مستقل مسکراہٹ تھی۔ پھر یہ کہتی ہیں مجھے یہ بھی فکر تھی کہ جلسے میں شامل ہونے کے لیے مجھے اسلامی پردہ کرنے کا کوئی لازمی حکم نہ دیا جائے دباؤ نہ ڈالا جائے۔ لیکن شروع سے لے کر آخر تک میں نے اپنے آپ کو آپ کے درمیان اسلامی پردے کے بغیر بہت ہی comfortable محسوس کیا اور آپ کی عورتیں اور مرد مجھ سے بڑی عزت سے پیش آئے بلکہ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ لوگ میرا دوسروں سے زیادہ خیال رکھ رہے ہیں۔

لائبیریا کے منسٹر برائے پوسٹ اینڈ ٹیلی کمیونی کیشن کُوپر ڈبلیو کرُوآ صاحب (Kruah.Kooper W) شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں جلسے کے مختلف پروگرامز کا انعقاد ایسے خوبصورت طریق سے کیا گیا کہ مجھے اس میں کسی قسم کی کوئی کمی دیکھنے کو نہیں ملی۔ یہاں تک کہ جلسے کے انتظامات کے بعض حصے جیسا کہ پبلک ریلیشن سے لے کر کچن تک ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام انتظامات رضا کاروں کی ٹیم انجام دے رہی تھی جو برادرانہ ماحول میں ایک دوسرے کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے اپنی ڈیوٹی کے ساتھ کسی کی ایسی کمٹمنٹ (commitment) نہیں دیکھی جیسے یہ رضا کار اپنے کام کے لیے comitted تھے۔ جلسے کے پروگراموں کے دوران شاملینِ جلسہ کی طرف سے بھی ایک دوسرے کے لیے عزت اور اخوت کے جذبات دیکھنے کو ملے۔ انتالیس ہزار سے زیادہ لوگوں کے لیے اتنے وسیع پیمانے پر کسی انتظامی بدنظمی کے بغیر سارے پروگرام ترتیب دینا کم از کم میرے لیے تو حیران کن ہے۔

پھر یوروگوائے سے ایک مہمان خاتون تھیں جو یونیورسٹی میں اورینٹل سٹڈیز (Oriental Studies) کی پروفیسر ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں تیس سال سے زائد عرصے سے اسلامی ممالک اور تنظیموں کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ آپ کے جلسے میں شامل ہو کر دو امتیازی باتیں دیکھی ہیں جو کہیں اَور دیکھنے کو نہیں ملیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جماعت کے اتحاد اور ایک لیڈر کے ذریعہ یک جہتی کی مثال کہیں نہیں دیکھی۔ مربیان سے لے کر مختلف شعبوں میں رضا کارانہ ڈیوٹی کرنے والوں میں خواہ کھانا پیش کرنے والے ہوں یا گاڑیوں کے ڈرائیور ہوں ان سب میں ایک بات مشترک ہے، ہر کوئی اپنے خلیفہ سے اطاعت اور اخلاص کا غیر معمولی رشتہ رکھتا ہے۔ پس یہ وہ معیار ہے جو ہمارے دوستوں کو بھی نظر آتا ہے اور حاسدوں کو بھی نظر آتا ہے اور اس کی وجہ سے حاسد پھر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کی آج ہم نے عمل سے بھی اور دعا سے بھی حفاظت کرنی ہے۔

پھر کہتی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جماعت میں کسی قسم کا ریس ازم (racism) نہیں پایا جاتا خواہ پیدائشی احمدی ہوں یا نئے، خواہ عرب ہوں یا غیر عرب، خواہ پاکستانی ہوں یا غیر پاکستانی، آپ کی جماعت کا نظام ہر قسم کے ریس ازم (racism) اور قومی تعصّب سے پاک معلوم ہوتا ہے۔

پس یہ وہ خوبی ہے کہ صرف یہی نہیں کہ ظاہری طور پر چند دنوں کے لیے ہم دکھائیں بلکہ یہ ہمیشہ ہمارے اندر رہنی چاہیے۔ اور یہی وہ آخری پیغام تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا تھا کہ گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر اور عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ ایک انسان کی حیثیت سے سب برابر ہیں۔

پھر مراکش کے ایک دوست ہیں جو کہ فلسفے کے پروفیسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ جلسے سے ہم نے بہت اچھا تأثر لیا ہے۔ یہ جماعت کو قریب سے دیکھنے کا بڑا اچھا موقع تھا۔ ہم نے اس عالمی اجتماع میں جماعت کی بہت مضبوط تنظیم، تقسیم کار اور مہمانوں کے بہترین استقبال کو دیکھا۔ اسی طرح ہمیں جماعتِ احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کا پتا لگا جو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا عکس ہیں۔ اس جلسے کے ذریعہ مخالفین کے پروپیگنڈے کا جھوٹ بھی ہم پر کھل گیا۔ یہ لوگ اس خدائی جماعت سے خواہ مخواہ کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ انسانیت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

پھر گنی کناکری سے الحاج محمد وکیل یا تارا صاحب ہیں جو مذہبی امور کے انسپکٹر جنرل ہیں وہ کہتے ہیں کہ جلسے کے ان تین دنوں میں جس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا وہ یہ تھی کہ احمدی احباب کی تربیت خالص اسلامی تعلیمات کے مطابق کی گئی ہے اور تمام احمدی جو اس جگہ جمع ہوئے یوں لگتا تھا کہ یہ سب اسلامی بھائی چارے کی اعلیٰ مثال ہیں۔ ایک ہی ماں کی اولاد اور ایک ہی گھر سے آ رہے ہیں۔ غیر معمولی نظم وضبط، رضا کاروں کے مسکراتے چہرے، جلسہ گاہ میں بغیر کسی کو تکلیف دیے آنا جانا۔ یوں لگتا تھا کہ یہ کوئی آسمانی مخلوق ہیں۔ یہ سب دیکھ کر لگ رہا تھا کہ آج اگر کوئی جماعت اسلام کا حوالہ بن سکتی ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ کہتے ہیں مجھے دوسرے اسلامی ممالک کے علاوہ سعودی عرب میں بھی بارہا جانے کا اتفاق ہوا ہے لیکن میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ رہا ہوں کہ مجھے اسلامی بھائی چارے سے بھرپور ایسا ماحول کہیں میسر نہیں آیا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے ذرا بھی عار نہیں کہ تقریباً چالیس ہزار کے قریب لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا اور پھر مسلسل اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنا اور بغیر کسی جھگڑے اور بھگدڑ کے اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت میں یہ دن گزارنا احمدیہ جماعت کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

پھر ایک اور خاتون فانتا فوفانہ عمر صاحبہ (Fanta Fofan Oumar) ہیں جو کسٹم ایئر پورٹ گنی کناکری میں لیفٹینینٹ (lieutenant) ہیں۔ انہوں نے بیعت بھی کی ہوئی ہے۔ نومبائعہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں اگرچہ احمدیہ تعلیمات سے متأثر ہو کر احمدی تو ہو گئی تھی لیکن دل میں خوف تھا کہ کہیں مجھ سے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں ہو گیا کیونکہ گنی میں جماعت کی مخالفت اور جماعت مخالف پروپیگنڈا دیکھ کر بعض اوقات پریشان ہو جاتی تھی لیکن آج جبکہ میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئی ہوں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتی ہوں کہ میرے سارے شکوک وشبہات دور ہو گئے اور جلسے میں شامل ہو کے مجھے یقین ہو گیا کہ دنیا میں آج اگر کوئی جماعت اسلام کی نمائندگی کر سکتی ہے تو وہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے۔ کہتی ہیں کہ اگر مجھے جلسے کی ویڈیوز مل جائیں تو پھر میں اپنی ساری فیملی کو اس سچائی اور حقیقت سے آشکار کرنا چاہتی ہوں اور آخر میں دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے سارے خاندان کو احمدیت اور حقیقی اسلام میں دل وجان سے داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر شانتل مارتھ ایتالی جو کہ گیبون کی بینن میں کونسلر جنرل ہیں، کہتی ہیں کہ قبل ازیں پچاسویں جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی تھی اب میں 53ویں جلسہ سالانہ میں بہت خوش اور دل کی گہرائی سے شکریہ کے جذبات کے ساتھ شامل ہو

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے

اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور

آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

رہی ہوں اور پہلے بھی یہ محسوس ہوتا تھا کہ روحانی ماحول ہے اور وہی روحانی ماحول اور سب کے لیے جذبات آج بھی ہیں اور سب چھوٹے بڑے، بوڑھے جوان، بچے عورتیں محبت سے پیش آتے ہیں۔ جہاں تک انتظامات کا تعلق ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے رضا کاروں کا جو نظام ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ہر چیز اپنی جگہ پر تھی جہاں اس کو ہونا چاہیے تھا اور ہر چیز اعلیٰ معیار کی تھی اور ہر ایک میں، ہر رضا کار میں عاجزی تھی، خدمت کے جذبے سے معمور تھے اور ہر قسم کی خدمت کے لیے حاضر تھے۔ میں اپنے آپ کو بھی اس ماحول کا حصہ سمجھنے لگی اور کوئی اجنبیت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اور تقاریر بھی بڑی عمدہ اور تعلیمات سے بھری ہوئی تھیں۔ مہمان نوازی بہت عمدہ تھی۔ نمائشیں دیکھنے کا مجھے موقع ملا، نمائشیں بہت اعلیٰ تھیں۔ کہتی ہیں احمدیہ تاریخ کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے بہت فائدہ ہوا۔ نمائشوں میں بہت معلومات تھی اور پھر جماعتی خدمتِ خلق کے جو کام ہیں ان کو جاننے کا بھی موقع ملا۔

کوملن پطرس صاحب (Comlan Patrice) جو بینن سے ممبر پارلیمنٹ ہیں اور فنانس کمیشن کے ہیڈ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلی دفعہ جماعتِ احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہوا۔ بڑا متاثر ہوا۔ کہتے ہیں جب میں بینن سے جلسے کے لیے سفر شروع کر رہا تھا تو بالکل بھی تصور نہیں کر سکتا تھا کہ اتنے بڑے اور عظیم الشان جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں اور اس جلسے میں ہر مرتبہ اور ہر حیثیت والے لوگ شامل تھے لیکن اس کے باوجود میں نے کسی کے چہرے سے ناخوشی کے آثار نہیں دیکھے اور میرا بڑا خیال رکھا۔ میرے ایئر پورٹ سے اترنے سے لے کے مہمان نوازی تک چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بڑی خدمت کی اور سب نے اپنے آرام کو ترک کر کے لگتا تھا کہ مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ مختلف ثقافتیں، مختلف زبانیں، مختلف رنگ و نسل ان سب کے لیے بغیر پولیس اور فوج کے آپ نے کس طرح ڈسپلن اور بغیر شور و غوغا اور لڑائی جھگڑے کے اس کا انتظام کیا؟ پھر میں سوچتا ہوں کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ اتنی تعداد میں مختلف لوگ ہیں اور پھر بھی کوئی جھگڑا نہیں؟ کہتے ہیں میری سوچ کا نتیجہ یہی ہے کہ بے شک یہ سب کچھ جو نظر آتا ہے آپ کی محنت اور جماعتِ احمدیہ کے ساتھ الٰہی تائیدات سے ہی ممکن ہوا ہے۔ پھر میری تقریر کے بارے میں کہتے ہیں عالمی امن کے لیے بڑی ضروری ہیں۔ پھر نمائشیں بہت اچھی لگیں۔ اس میں جماعتِ احمدیہ کی تاریخ بیان کی گئی تھی۔ شہدائے احمدیت کے واقعات سن کر مجھے دلی صدمہ ہوا اور بہت کچھ مجھے جاننے کو ملا۔

گیبون کے سابق وزیر اعظم اور ممبر پارلیمنٹ پاؤل بیوگے صاحب جلسے میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ سو سے زیادہ ممالک سے لوگوں کا ہزاروں کی تعداد میں جلسے میں شامل ہونا میرے لیے ایک منفرد تجربہ تھا۔ ان سب کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کے لیے رضا کاروں کی ایک بڑی تعداد نے دن رات کام کیا اور چھوٹے، بڑے، بوڑھے، بچے، عورتیں، ہر کوئی ایک دوسرے کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ اور کوئی ناخوش گوار واقعہ نہیں ہوا۔ اور جلسے کے دوران پیش کی جانے والی تقاریر سے مجھے اسلام اور بالخصوص احمدیت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔ اور ہمارے ملک گیبون میں جماعتِ احمدیہ ابھی نئی ہے۔ میں احمدیت کو بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح سمجھتا تھا لیکن جب مجھے جلسے میں شامل ہونے کی دعوت دی تو میں نے سوچا میں خود جا کر دیکھوں کہ کیسے لوگ ہیں۔ کیا احمدیت کا اسلام بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم ٹی وی کے ذریعہ دیکھتے ہیں جو دنیا کے امن کو برباد کر رہے ہیں؟ لیکن میں یہاں آ کر آپ کے کاموں سے بہت متاثر ہوں۔ آپ محنت کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ کا اسلام حقیقی اسلام ہے اور آج دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔ میرے ملک کو بھی اسی اسلام کی ضرورت ہے۔

پھر گیبون سے ہی پاسدالو بادونگا صاحب (Pacide Olouba Odounga) ہیں جو کہ وزارتِ خارجہ میں ڈائریکٹر کیبنٹ ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسے کا ماحول بہت عمدہ تھا۔ بڑا روحانی ماحول تھا۔ اسے کبھی بھول نہیں سکتا۔ جلسے کے انتظامات سے بہت متاثر ہوں۔ ایک چین (chain) کی طرح سب چھوٹے بڑے منسلک تھے اور کام کر رہے تھے۔ اور پھر کہتے ہیں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہو کر مجھے قرآن اور بائبل میں بیان کردہ تعلیمات کا عملی نمونہ دیکھنے کا موقع ملا۔ سب ایک خاندان کی شکل میں رہ رہے تھے۔ اور اسی طرح پھر انہوں نے میری تقاریر کا ذکر کیا کہ مجھے انہوں نے بہت متاثر کیا۔ کہتے ہیں جلسے میں شامل ہو کر مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اسلام کے متعلق بہت کچھ جاننے اور سمجھنے کی توفیق ملی۔ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میں اب اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ اسی طرح مجھے جلسہ کے دوران مختلف نمائشیں اور سٹالز وغیرہ دیکھنے کا بھی موقع ملا جس سے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔

پھر ایک مہمان حیری علی گونیسا صاحب ہیں جو سنٹرل افریقن ریپبلک کے صدر کے مشیر ہیں۔ کہتے ہیں جلسے کے دوران انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ جماعتِ احمدیہ کے رضا کار جن میں بچے، جوان، بوڑھے شامل تھے، ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے تھے، ان لوگوں نے ایک خلیفہ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے بہترین انتظامات کا ثبوت دیا۔ جماعتِ احمدیہ کا ایک مقصد ہے کہ دنیا میں بھائی چارے کا قیام ہو اس کام کے لیے وہ دن رات محنت کرتے ہیں جبکہ دنیا کی دوسری تنظیموں میں اس اعلیٰ اخلاص کی کمی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اعلیٰ پائے کی اسلامی تعلیمات ہیں جو آپ پیش کرتے ہیں، جو دل پر اثر کرنے والی تھیں اور یہ تعلیمات اور محبت اس سے بہت مختلف ہے جو لوگ جماعتِ احمدیہ کے متعلق باتیں کرتے ہیں اور اپنی ناسمجھی اور کم علمی کی وجہ سے جماعتِ احمدیہ کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ اس موقع پر میں اپنی اور اپنے ملک کی طرف سے اس کامیاب جلسے کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میں جماعتِ احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے ملک میں بھی ان تعلیمات اور محبت کو عام کریں۔ میرا ملک جو کئی سالوں کی خانہ جنگی کے بعد اب امن کی طرف جا رہا ہے، ان تعلیمات سے ملک میں امن کا دیر پا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔ اور کہتے ہیں جلسے کا ماحول میرے لیے ایک نہ بھولنے والا واقعہ ہے اور میری کوشش ہوگی کہ میں ہر سال جلسے میں شامل ہو کر روحانی سکون حاصل کرنے کی کوشش کروں اور اس کے لیے میں دعا کرتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں اب میں واپس جا کر جماعتِ احمدیہ کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاؤں گا کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ پھر عالمی بیعت کا کہتے ہیں مجھ پہ بہت اثر ہوا۔ میں احمدی نہیں ہوں لیکن جب آپ بیعت لے رہے تھے تو اس وقت میں اپنے آپ سے وعدہ کر رہا تھا کہ اس جماعت کی حتی المقدور اپنے ملک میں مدد کروں گا۔ ان کی میرے سے ملاقات بھی ہوئی اور مجھے انہوں نے کہا کہ مجھے اب آپ سینٹرل افریقن ریپبلک میں اپنا سفیر سمجھیں۔

پیراگوئے کے وائس منسٹر آف ریلجین فرنینڈو گریفیت (Fernando Griffith) صاحب جلسے میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں مجھے احمدیہ جماعت کو جان کر بڑی خوشی ہوئی۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ بے شمار لوگ رضا کارانہ طور پر خدمت سر انجام دے رہے تھے اور ایک مشترکہ مقصد کے لیے مل کر کام کر رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیراگوئے بحیثیت ملک آپ کی جماعت سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ اور پھر میری تقریر کے بارے میں کہتے ہیں کہ بچوں کی تعلیم اور تربیت پر بہت زور دیا، نیز عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات قائم رکھنے پر زور دیا اور عورتوں اور بچوں کے بارے میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں جو بیان کیا تھا وہ ان کو خاص طور پر بہت پسند آیا تھا اور باقی انتظامات کے بارے میں پھر یہ کہتے ہیں کہ عارضی ہونے کے باوجود بڑے اعلیٰ تھے۔

ماسکو سے آنے والے الدار سافن صاحب (Ildar Safan) نے جلسے میں شرکت کے بعد کہا کہ ہم ایک فیملی ہیں جو پہلی مرتبہ ماسکو سے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آئے ہیں۔ ہمیں جلسہ سالانہ بہت پسند آیا اور ہم آئندہ لمبے عرصے تک اسے یاد کرتے رہیں گے اور اپنے دوستوں کو بھی ان یادوں سے آگاہ کریں گے۔ تمام انتظام اچھے تھے۔ رضا کاروں کا کام بہت اچھا لگا جو بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ ہر وقت مسکراتے چہرے کے ساتھ مدد کرنے کیلئے تیار رہتے تھے۔ چھوٹے بچوں کو رضا کار کے طور پر کام کرتے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور کہتے ہیں ہر جگہ ہمارا آپ نے ایسا خیال رکھا کہ اپنائیت کا اظہار ہوتا تھا۔

پھر برازیل کے مہمان ہیں مورو ہنریق (Mauro Henrique) جو کہ پیٹرو پولس (Petropolis) سٹی کونسل کے صدر ہیں، کہتے ہیں مجھے اپنے ملک برازیل کی نمائندگی میں اس عظیم اسلامی جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے کی بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ خلیفۂ وقت کی تمام تقاریر حقیقی اسلام کا گہوارہ ہیں۔ آپ کی باتیں از خود دل میں اتر جاتی ہیں۔ میں نے جلسے کے تین دن روحانیت کے ماحول میں گزارے اور کسی قسم کی تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا احساس نہیں ہوا۔ جلسے پر نماز کا منظر کہ ایک آواز پر سب کا اٹھنا اور بیٹھنا میرے لیے غیر معمولی اور حیران کن بات تھی۔ یہ مسلمان نہیں ہیں لیکن مستقل دیکھتے رہے۔ اس کے علاوہ ایک اَور بات جس نے میرے پر ایک غیر معمولی اثر چھوڑا ہے جس کو بیان کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جیسے ہی خلیفہ کہیں بھی آتے ہیں تو ہزاروں افراد کا مجمع یک دم خاموش ہو جاتا ہے، کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض نظام میں نہیں بلکہ تمام لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لیے حد درجہ عزت و احترام ہے اور یہ یادیں لے کر میں واپس جا رہا ہوں اور پھر کہتے ہیں کہ میں نے جو محسوس کیا ہے اس کو میں اپنے سینٹر میں اور کونسل میں آگے پھیلاؤں گا۔ درحقیقت حقیقی اسلام یہی ہے۔

پھر اُرلی میسیاس (Orli Mesias) جو ایکواڈور (Ecuador) سے آئے تھے۔ یہ اپنے علاقے کے بشپ ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسے کے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ کھانا میرے لیے گو مختلف تھا لیکن مجھے پسند آیا۔ جلسے کا ماحول ایک بڑی فیملی کی دعوت کی طرح تھا جس میں کوئی اجنبیت نہیں تھی اور ایک دوسرے کے نہ جاننے کے باوجود بھی اپنائیت اور سکون کا احساس تھا۔ خلیفہ کی تقاریر میں تمام وہ لوازمات موجود تھے جو ہمارے مطمح نظر کو بدلنے کے لیے ضروری ہیں۔ مجھے ان کی تقریر کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے کسی قوم یا مذہب کے بارے میں منفی بات بالکل نہیں کی بلکہ ان کا سارا زور اسلام کی حقیقی اور مثبت تعلیمات پر تھا۔ امام جماعت نے اپنی تقریروں میں ایک حدیث پڑھی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ خدا قیامت کے دن پوچھے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا یا پیاسا تھا اور ننگا تھا تو پانی نہیں دیا اور کپڑے نہیں دیے۔ یہی بات بائبل میں بھی مذکور ہے جس کا میرے دل پر اثر ہوا اور پھر مجھے پتا لگا کہ یہ تمام تعلیمات ایک خدا کی طرف سے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ بھی سمجھنے کی توفیق دے کہ یہ تعلیمات جس خدا کی طرف سے ہیں اسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بھیجا ہے اور یہ لوگ اسلام کی حقیقی تعلیم کو ماننے والے ہوں۔ کہتے ہیں میں جب اس جلسہ میں شمولیت کی غرض سے گھر سے نکلا تو میرے ذہن میں اسلام ایک مذہب سے زیادہ نہ تھا مگر یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ اسلام ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان برادری ہے، ایک کنبہ ہے، ایک فیملی ہے۔ میں اسلام کے قائم کردہ نظامِ اخوت اور آپ لوگوں کی اپنے مذہب کے لیے جاں فشانی اور قربانیوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ پھر عالمی بیعت کے حوالے سے کہتے ہیں مجھے پہلے صرف اتنا محسوس ہوا کہ یہ تقریب سب شاملین کے لیے ایک خاص اہمیت کی حامل ہے مگر جیسے ہی بیعت شروع ہوئی تو کسی نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور میں نے بھی اپنے آگے والے شخص کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو میں نے محسوس کیا کہ ایک برقی

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

رَو ہے جو تمام شاملینِ جلسہ میں سے گزر رہی ہے۔ میں نے خاص طور پر یہ محسوس کیا کہ احمدی اس بیعت کے بعد اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کر رہے تھے اور ایسے ہیں کہ جیسے انہیں ایک نئی زندگی مل گئی ہے۔ میں تمام لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسے میں شمولیت کا موقع دیا اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے متعارف کرایا اور اب کہتے ہیں مجھے خاص طور پہ یہ احساس ہوا ہے کہ ہمیں چند لوگوں کے غلط اقدامات کی وجہ سے تمام مذہب اسلام کو غلط نہیں سمجھنا چاہیے۔ پھر ایک بات ترجمانی کے شعبے کے لیے بھی کہہ دوں جو انہوں نے لکھی ہے جو کمی ہے وہ ہمیں، ایم۔ٹی۔اے کے ترجمانی کے شعبے کو پوری کرنی چاہیے۔ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ سپینش ترجمے کے حوالے سے میں کہتا ہوں کہ سپینش ترجمہ صرف کرسیوں تک محدود تھا۔ اگر کوئی شخص کہیں اَور بیٹھنا چاہے تو رینج (range) سے باہر ہو جاتا تھا۔ ترجمہ اور آواز نہیں آتی تھی۔ سپینش ترجمہ کی رینج کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے، نہ صرف سپینش بلکہ باقیوں کو بھی چیک کرنا چاہیے۔ ان مہمانوں کے ذریعہ سے ہمیں اپنی بعض کمیوں کا بھی پتا لگ جاتا ہے۔

اسی طرح سلوینیا سے باربرا ہوچے وار صاحبہ (Barbara Hocevar) آئی تھیں۔ یہ عیسائیت کی پروفیسر ہیں اور کہتی ہیں کہ میں نے کبھی ایسا اسلام نہیں دیکھا جو جماعتِ احمدیہ پیش کرتی ہے۔ جلسہ دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میں ایک نئے اسلام کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ کا جلسے کا انتظام بہت اچھا اور عمدہ ہے۔ نہ کوئی مسئلہ، نہ کوئی لڑائی، نہ کوئی گند۔ میں اس بات سے بہت متاثر ہوں۔ پھر کہتی ہیں جماعتِ احمدیہ کا حضرت عیسیٰ کے متعلق موقف یعنی صلیب کا واقعہ، آپؑ کی ہجرت اور وفات سب سے زیادہ قابلِ یقین اور حقائق کے مطابق معلوم ہوتی ہیں۔

بوسنیا سے ایک فیملی شامل ہوئی اور یہ سرکاری افسر ہیں۔ اس فیملی کے سربراہ سیناَئج صاحب بیگ (Senaid Begic) ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کا شکر گزار ہوں کہ جماعت نے مجھے، میری فیملی کو ایک پُرسکون اور پُرامن محبت کی فضا میں چند روز گزارنے کا موقع دیا۔ جلسہ سالانہ یوکے کا تجربہ ہمارے لیے بالکل نیا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ اس جلسے کی خوبصورتی اور انتظامی پہلو کے حسن کو بیان کر سکوں۔ انتظامیہ نے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھا اور ہر رضا کار نے مسکراتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو ادا کیا۔ ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش میں مجھے بتایا گیا کہ اس کارِ خیر کے آغاز کا سبب میرا ملک تھا جہاں جنگ کے دوران جماعتِ احمدیہ نے اپنی بے لَوث خدمت پیش کی تھی اور آج بھی کر رہی ہے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ ایک خاص بات جس نے مجھے اور میری فیملی کو سب سے زیادہ متاثر کیا وہ آگے پھر میرے سے جوان کی ملاقات تھی اس کا ذکر کرتے ہیں کہ بڑی اچھی ملاقات رہی۔ پھر کہتے ہیں کہ آج میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میری طرف سے تاحیات اس دوستی کے تعلق کو اور اخلاص کے تعلق کو نبھایا جائے گا اور بوسنیا میں نیز اس ملک سے باہر بھی حسبِ توفیق میں اس سلسلے کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لیے خود کو پیش کرتا ہوں۔

پھر مؤانس سینانووچ صاحب (Muanis Sinanovic) یہ سلوینیا سے ہیں۔ مصنف ہیں، پیدائشی مسلمان ہیں لیکن کبھی ان کی اسلام میں دلچسپی نہیں رہی۔ بس نام کے مسلمان تھے۔ پچھلے دو سال سے کہتے ہیں میں نے اسلام کے بارے میں پڑھنا شروع کیا اور پھر اپنی نمازیں بھی پڑھنی شروع کیں لیکن کسی امام کے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھی۔ یہاں آ کے میں نے دیکھا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا جو مزہ ہے وہ ایک بالکل الگ مزہ ہے۔ پچھلے دو سال سے جب میں نے اسلام میں دلچسپی لینی شروع کی تو میں نے کسی اسلامی کمیونٹی یا اسلامی انٹرپریٹیشن (interpretation) کو فالو (follow) نہیں کیا بلکہ خود عقل اور دل کے ساتھ اسلام کو سمجھنے کی کوشش کی۔ بہرحال جب مجھے احمدیت کے بارے میں پتا لگا تو مجھے ایسے لگا کہ جماعتِ احمدیہ کی تعلیم وہی ہے جو میں اسلام کے بارے میں خود سمجھتا تھا یعنی ہر چیز فطرت کے مطابق ہے۔ ایک اور بات جوان کو پسند آئی تھی وہ یہ تھی کہ احمدی وہی کرتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور یہ اس لحاظ سے ہمارے لیے ایک بہت بڑا چیلنج بھی ہے کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارے قول اور عمل ایک ہونا چاہیے۔ جو ہم کہیں وہی کریں۔

ایک رشین مہمان ہیں عزت صاحب۔ کہتے ہیں پہلی مرتبہ جلسے میں شامل ہوا۔ میرے دادا نے مجھے جلسے میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ اس دفعہ آنے کے لیے ان کے دادا نے کہا کہ تمہیں احمدی بلاتے ہیں تو جاؤ۔ کہتے ہیں کہ انصاف کی بات یہ ہے کہ میں اس جماعت کے لوگوں کو دیکھ کر عجیب حیرانگی کی کیفیت میں ہوں۔ جلسے میں شامل تمام احمدی ہمیشہ خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ ہمیشہ مدد کرنے کے لیے تیار ہوتے اور ہر مشکل میں اچھا مشورہ دیتے۔

ہالینڈ سے ایک گروپ آیا ہوا تھا۔ اس میں فان بومبل صاحب (van Bommel) جو کہ سابق ممبر پارلیمنٹ ہیں اور ایک ماہر نفسیات خاتون شامل تھیں۔ وہ کہتے ہیں جماعت کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پہلے بھی جلسے میں شامل ہو چکا ہوں لیکن اس دفعہ بھی انتظامات بہت متاثر کن تھے۔ ابھی تک اس بات کو سمجھنے سے میں قاصر ہوں کہ کس طرح رضا کار اتنے زبردست انداز میں تمام انتظامات کر لیتے ہیں۔

مس نکیتا جو کہ ایرانی النسل ہیں وہ بھی انتظامات سے بہت متاثر تھیں خاص طور پر حیران تھیں کہ جماعت نے اتنی بڑی جگہ کس طرح حاصل کر لی اور کس طرح یہ سارے انتظامات ہو رہے ہیں اور ان کو پھر حضرت سلمان فارسی کے حوالے سے تعارف بھی کروایا گیا۔ مسیح موعودؑ کے آنے کے بارے میں ان کے ساتھ تبلیغی نشستیں بھی ہوئیں۔ بہرحال ان پہ اچھا اثر ہوا ہے اور متأثر ہو کر گئی ہیں۔

اٹلی سے واسکو صاحب (Vasco) ہیں جو نیپلس (Naples) کی یونیورسٹی میں اسلامی فقہ اور شریعت کے پروفیسر ہیں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میرے لیے بہت کامیاب رہا۔ میں نے امام جماعت کا اختتامی خطاب سنا اور مجھے بہت پسند آیا۔ خصوصاً اس بات پر جب آپ نے فیملی اور بچوں کے حقوق کے حوالے سے اور بالخصوص عورتوں کے حقوق کے حوالے سے بتایا۔ میں نے عالمی بیعت میں بھی شرکت کی اور میں اس تقریب میں بہت جذباتی ہو گیا تھا۔

اٹلی سے میڈالینا (Madalena) صاحبہ ہیں جنہوں نے ویٹیکن (Vatican) کی اسلامی اور عربی کی یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ بہت اچھا، دل کش، پُرامن اور پیار سے بھرا ہوا تھا۔ ہر انتظام بہترین تھا۔ تقاریر بہت اچھی تھیں اور صرف احمدی احباب کیلئے نہیں بلکہ سب مہمانوں کیلئے علم میں اضافہ کرنے والی تھیں۔ نیز احمدیت کا بالخصوص اسلام کا تعارف بڑھانے والی جو باتیں تھیں وہ بہت اچھی تھیں۔

پھر جواد بولاملِ (Jawad Boulaamayl) صاحب ہیں جو فرانس میں منسٹری آف جسٹس کے لیے کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں پہلی مرتبہ جلسے میں شامل ہوا۔ خوشی کا باعث تھا کہ مجھے آپ کی جماعت کو اتنے قریب سے جاننے کا موقع ملا۔ جلسے کے دنوں میں IAAAE اور ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش میں جا کر اور آپ کی جماعت کے فلاحی کاموں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ اصل دین یہی ہے جو بلا امتیاز قوم و نسل انسانی خدمت کر رہا ہے۔ سیکیورٹی انتظامات اور عمومی انتظامات بھی دیکھے اور بڑا متاثر ہوا۔ ہر انتظام میں بڑا پروفیشنل ازم تھا۔

سپین کے وفد میں ایک مہمان سوزانہ مورال (Susana Morales) شامل تھیں جو کہ جیورسٹ (jurist) ہیں، وکیل ہیں۔ 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کا ذکر کر کے کہتی ہیں کہ میرے خیال میں یہ جملہ کامل رنگ میں اس شاندار اجتماع کی عکاسی کر رہا ہے۔ میں نے مختلف قسم کے لوگوں کو آپس میں ملتے دیکھا ہے یہ ایک ایسا مذہب ہے جسے دنیا میں قیامِ امن کی مساعی اور ناانصافی کے خلاف جنگ کیلئے جانا چاہیے۔ بلاشبہ یہ چند ایام میرے دل میں ہمیشہ نقش رہیں گے۔ میں کبھی فراموش نہیں کر سکوں گی۔

برازیل سے ایک دوست ڈان فرانسسکو (Don Francisco) جو ایک کیتھولک عیسائی ہیں اور اخبار اور ریڈیو کے مالک ہیں اور شاہی خاندان سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے مذہبی امور کے تعلق میں واسطہ پڑتا رہتا ہے لیکن جو حسن انتظام جلسہ میں دیکھا ہے بہت متاثر کن تھا۔ بہت سی باتیں سیکھنے کا موقع ملا۔ اور میں اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہوں۔ کہتے ہیں میں انڈیا کی ایک مسجد میں اپنی بیوی کے ساتھ گیا تو وہاں مسلمانوں کی طرف سے بہت غیر مناسب رویہ پایا لیکن یہاں جلسہ سالانہ کے دوران اور بعد میں بھی اس کے مقابل مجھے بہت عزت اور توقیر ملی۔

اور سپین سے سوشلسٹ پارٹی کے سابق ممبر پارلیمنٹ اسٹیکو صاحب (Eustaquio) کہتے ہیں کہ میں خود کو مذہبی عقائد سے دور سمجھتا ہوں لیکن جماعتِ احمدیہ عمل کے ذریعہ محبت کی تبلیغ کرتی ہے جس کی وجہ سے میں جماعت کے قریب آ گیا ہوں۔ کل کی بیعت نے میرے اندر بہترین جذبات کو جنم دیا اس لیے میں اس ناقابلِ فراموش تجربے کی وجہ سے بہت خوش ہوں۔ یہ دن میرے لیے ناقابلِ فراموش ہیں۔ ان دنوں میں مجھے محسوس ہوا کہ میں احمدی ہوں جو دنیا میں امن اور محبت چاہتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

بنگلہ دیش کے ایک جسٹس آئے ہوئے تھے، ریٹائرڈ جسٹس نظام الدین صاحب۔ کہتے ہیں میں احمدی نہیں ہوں لیکن احمدی مسلمان ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیوں پر لمبے عرصے سے مظالم ہو رہے ہیں۔ ہیومن رائٹس ایکٹوسٹ (activist) ہونے کی وجہ سے میں انسانی ہمدردی کی بنا پر احمدیوں کی حمایت کرتا ہوں اور مختلف ممالک میں سفر کر چکا ہوں۔ ہر انسان کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے عقیدے کا پرچار کرے۔ جلسے میں نظم و ضبط دیکھا اور افرادِ جماعت میں اپنے خلیفہ کے لیے پیار اور عزت اور علم کی پیاس نہایت متاثر کن چیزیں تھیں۔ میں نے تمام خطابات بڑے غور سے سنے ہیں جس سے میری اپنی بعض غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ احمدیوں کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ بولیں تاکہ ان کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیاں دور ہوں۔ پہلے میں بھی یہی سمجھتا تھا کہ احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے لیکن یہاں آ کے مجھے پتا لگا کہ ایسا نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ میں نے اس جلسے سے بہت کچھ سیکھا ہے اور میں سب کا بالخصوص امام جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ہیو فرے (Hugh Farey) یہ عیسائی کیتھولک فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں، سائنس دان ہیں، نظم برٹش سوسائٹی آف ٹیورن شراؤڈ کے سابقہ ایڈیٹر ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں باقاعدہ جلسے پہ پانچ سال سے آ رہا ہوں اور مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنی پرکشش دعاؤں سے پُر اس روح کو ختم نہیں ہونے دیا جو اس کی فضا میں مجھے تب بھی محسوس ہوئی تھی جب پہلی دفعہ دعوت دی گئی تھی۔ میں شراؤڈ آف ٹیورن کا ماہر ہوں اور یہ ایک ایسا کپڑا ہے جو احمدیہ جماعت میں نہایت دلچسپی کا حامل ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ یہ ایک ثبوت ہے کہ مسیح کی وفات صلیب پر واقع ہیں ہوئی تھی۔ اس کے باوجود یہ بات ان کو اس چیز سے نہیں روکتی کہ وہ اس کے ماہرین کو دعوت دیں جن میں سے اکثر اس بات سے متفق ہیں کہ یہ تصویر ایک وفات یافتہ شخص کی طرف دلالت کرتی ہے اور یہ اس بات کو بالائے طاق رکھتے ہیں کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بھی ان کو بلاتے ہیں۔ میرا اپنا تجزیہ کہ یہ قرونِ وسطیٰ میں بنایا گیا تھا احمدیوں کی اس بات سے تضاد نہیں رکھتا کہ مسیح بچ گئے تھے اور پھر کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ اپنا نکتہ نظر بتا رہے ہیں کہ میرا ابھی یہی نکتہ نظر ہے جو احمدیوں کا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز کی یہ نمائش احمدیوں کی فراخ دلی، پُرامن اور متحمل فطرت کی طرف دلالت کرتی ہے۔ پھر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دعا: اے۔شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

کہتے ہیں کہ یہاں مختلف ڈسکشنز (discussions) بھی ہوئیں۔ پینل ڈسکشنز (panel discussions) بھی ہوئیں۔ امریکہ سے آئے ہوئے ڈاکٹر صاحب ایک پینل میں شامل ہوئے تھے جو ٹراما (Trauma) کے سرجن کے طور پر کام کر رہے ہیں اور اس دفعہ پہلے احمدی ماہرین میں شامل ہوئے، انہوں نے اس پینل میں شمولیت اختیار کی۔ ان کے ذاتی تجربے پر مشتمل وسیع علم نے ان کے دلائل کو اور مضبوط کر دیا جو اس آدمی کے بچ جانے کے متعلق پیش کر رہے تھے جو کفن میں موجود تھا۔ یہ بھی کافی متاثر تھے۔

پھر پیٹر ولیمز جو کیمبرج یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور شراؤڈ آف ٹیورن کمیٹی کے سرکاری ممبر ہیں کہتے ہیں کہ میرا پہلا جلسہ ہے افسوس کہ میں اس سے قبل شامل نہ ہو سکا۔ میں چاہوں گا کہ میں اس جیسے مزید جلسوں پر آؤں اور مجھے یقین ہے کہ میں آئندہ منعقد ہونے والوں پر تو ضرور آؤں گا لیکن میں اس میٹنگ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا موجود ہونا اور پھر اتنی محنت خرچ ہونا اور اتنی محبت سے سب کچھ ہونا۔ ٹیورن کی نمائش کے لیے اتنی محنت کرنا اور پھر جس سنجیدگی سے جماعتِ احمدیہ کا اس نمائش کا انعقاد کروانا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لوگ اس کے بارے میں مزید جاننے کے خواہش مند ہیں حالانکہ ہم ابھی تک خود بھی اس کو مکمل طور پر سمجھ نہیں سکے۔

پھر کینیڈا کی ایبار یجنل (Aboriginal) کمیونٹی کی نمائندگی ہوئی تو ابار یجنیز (Aborigines) کے جو نمائندے تھے چیف مینگن ہنری (Chief Myeengun Henry) وہ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لیے بہت اہمیت کی حامل تھی کیونکہ اس سے میری زندگی بدل گئی ہے۔ میں اب اسلام کے متعلق پہلے سے کہیں زیادہ جانتا ہوں اور مجھے احساس ہوا ہے کہ اسلام اور کینیڈا کے قدیم مذہب میں بہت سی مشترک باتیں پائی جاتی ہیں۔ میرے لیے یہ بات بڑی حیران کن تھی کہ اسلام عورتوں کو مساوی حقوق دیتا ہے پہلے مجھے ہر طرف مرد ہی مرد دکھائی دے رہے تھے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ عورتوں کا انتظام بھی مردوں ہی کی طرح کا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس سے بہت سے غیر مسلم بے خبر ہیں۔ لہٰذا میں انہیں بتاؤں گا کہ اسلام مرد و زن کے حقوق میں تفریق نہیں کرتا اور انہوں نے میرے سے ملاقات بھی کی تھی۔ اس کے بھی تاثرات ہیں کہ اس ملاقات کا مجھ پر بڑا اچھا اثر ہے۔

اسی طرح چیف رین وارن شیبوئر (Chief Rene Warren Chaboyer) جلسہ سالانہ میں شرکت کی بات کرتے ہیں۔ میں بہت خوش ہوں کہ مجھے اتنے بڑے جلسے سے خطاب کرنے کا موقع دیا گیا۔ مَیں کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ اسلام اتنا پُرامن اور مخلوقِ خدا سے محبت کرنے کا درس دینے والا مذہب ہے۔ کہتے ہیں میں نے چاہا کہ امام جماعتِ احمدیہ کو ابار یجنل کمیونٹی کا سب سے بڑا اعزاز دوں یا دینا چاہیے تو میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار اپنے میزبان سے کیا اور اس کی تکمیل کے لیے میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے ہیڈ ڈریس جو باز کے پروں سے بنا ہوا ہے۔ یہ تاج پہنتے ہیں جس پہ پَر لگے ہوتے ہیں اس میں سے باز کا ایک پر جو ہمارے لیے بڑا قیمتی ہے وہ نکال کے امام جماعتِ احمدیہ کی خدمت میں پیش کروں اور یہ ایسا اعزاز ہے جو میں نے آج تک کسی لیڈر کو نہیں دیا اور میں جماعتِ احمدیہ اور ان کے عقائد کا بہت احترام کرتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں، میرے ساتھ وقت گزارنا بھی مجھے بڑا اچھا لگا اور پھر انہوں نے ایک ملاقات کے دوران مجھے وہ پَر دیا بھی تھا۔

بیلیز کی ایک مہمان ہیں رینے ٹرھیو (Renee Trujillo) جو لَو ایف ایم (Love FM) کے چینل کی ڈائریکٹر آف نیوز ہیں۔ کہتی ہیں میں نے احمدیوں میں جو اتحاد دیکھا ہے وہ انسان میں ایک نئی روح پھونکنے والا ہے۔ اس کو دیکھ کر دل میں امن کے حصول کی خواہش سر اٹھاتی ہے۔ ہمیں بڑی سہولیات بہم پہنچائی گئیں۔ انتظامات بہت منظم تھے۔ امام جماعت کے خطابات موجودہ زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھے۔ مجھے ان سب سے زیادہ آپ کے اس خطاب نے متاثر کیا جو آپ نے عورتوں میں کیا تھا اور اس تجربے نے مجھے دینِ اسلام کو مزید بہتر طور پر سمجھنے کے قابل بنا دیا ہے۔ جلسے میں شمولیت کے باعث مجھے احمدیت اور اس کے عقائد کے متعلق سوالات کرنے کا موقع ملا اور اس کا مجھے فائدہ ہوا۔

پھر بیلیز سے چسٹر ولیم (Chester Williams) صاحب ہیں جو بیلیز ملک کے پولیس کمشنر ہیں۔ کہتے ہیں اسلام کے متعلق میرے علم میں اضافہ ہوا ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت سے قبل مجھے لگتا تھا کہ مسلمان ایک جیسے ہیں۔ اب سمجھ آئی ہے کہ اور بھی فرقے ہیں۔ قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ احمدی امن کو فروغ دیتے ہیں اور نوجوانوں کی اصلاح کے لیے بہت سا وقت خرچ کرتے ہیں۔

امریکہ سے حکومتی طور پر کانگریس سٹاف اور اس کے علاوہ یو ایس کمیشن برائے مذہبی آزادی کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح چائنہ کے اویغور مسلم (Uyghur Muslims) جو ہیں ان کے نمائندے بھی تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے جلسہ سالانہ یوکے اور یو ایس اے دونوں میں شرکت کی ہے اور جس طرح جماعت مل جل کر کام کرتی ہے یہ دیکھنا نہایت تعجب انگیز ہے۔ تمام جماعتی رضا کاران کا بے لوث خدمت کرنا بہت متاثر کن تھا۔ اس جلسے نے نوجوانوں کو اتحاد کی طرف مائل کیا اور یکجہتی کا ماحول بھی پیدا ہوا۔ یہ ان کے عمومی تاثرات تھے۔

پھر باقی اب میں چھوڑتا ہوں۔ ارجنٹائن کے ایک مہمان صحافی تھے۔ ان کا ذکر کر دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں خاکسار کو بطور صحافی مختلف ایونٹس (events) میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہتا ہے لیکن آپ لوگوں کے جلسے میں ایک غیر معمولی بات یہ دیکھی ہے کہ سب شاملین اور ممبران بیک وقت میزبان آرگنائزیشن کے ممبرز معلوم ہوتے ہیں، کہ دونوں شاملین بھی ہیں اور آرگنائزر بھی ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسرے ایونٹس میں واضح طور پر میزبان اور مہمان میں فرق نظر آتا ہے بلکہ اس پیمانے کا ایونٹ کرنے کے لیے لوگ ہائر کیے جاتے ہیں لیکن آپ کے جلسے میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب شاملین بیک وقت مہمان بھی ہیں اور میزبان بھی ہیں۔ جب بھی ضرورت پیش آتی تھی تو مہمان میزبان میں بدل جاتے تھے اور یہی ایک خوب صورتی ہے جو ہمارے ہر جلسہ میں ہمیشہ ہونی چاہیے۔

کولمبیا سے تعلق رکھنے والے ایک اخبار نویس وکیل جیزز گیبلم (Jesus Gabalam) ہیں، کہتے ہیں کہ انسانی حقوق کے بارے میں جو امام جماعت کی تقریر تھی وہ مجھے بہت پسند آئی ہے۔ بطور جرنلسٹ دنیا کی اہم سیاسی، سماجی، مذہبی شخصیات کو ملنے کا مجھے موقع ملتا ہے اور امام جماعت سے بھی ملا اور ان سے ملنا مجھے بڑا اچھا لگا۔ میری خواہش ہے کہ اسلام کی حسین تعلیمات سے کولمبیا کے لوگوں کو روشناس کروانے کے لیے احمدی مشنریز کو وہاں بھیجا جائے جس کی میرے ملک کو اس وقت بہت ضرورت ہے۔

پھر اسی طرح بی۔ بی۔ ایس ٹی وی (BBS.Tv) یوگنڈا کے سی ای او کہتے ہیں میں نے اتنا بڑا اجتماع ڈسپلن کے ساتھ دیکھا اور بڑا حیران ہوا کہ کوئی فوج اور پولیس نہیں تھی۔ میں عیسائی ہوں اور جیزز اِن انڈیا (Jesus in India) کے حوالے سے جلسے میں نمائش دیکھی۔ وہاں ایک آرگنائزر سے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بات ہوئی تو انہوں نے مجھے بائبل کے حوالے دے کر ایسی باتیں بتائیں جو میں نے پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ مجھے سخت حیرانی ہوئی کہ احمدیوں کے پاس تو عیسائیوں سے زیادہ بائبل کا علم ہے۔

پھر بولیویا سے ٹی وی کے نمائندے آئے تھے۔ جو بڑا ٹی وی شو کرنے والے ہیں۔ آرندیا (Arandia) صاحب ان کا نام ہے۔ کہتے ہیں کامیاب تجربہ تھا۔ اس سے پہلے مجھے جلسہ سالانہ کینیڈا میں بھی شمولیت کا موقع ملا اور ان جلسوں میں شامل ہو کر مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں پتا چلا ہے۔ جلسے کے ماحول اور اس میں ہونے والی تقاریر نے اسلام کے بارے میں میرے تمام تر شبہات اور غلط فہمیوں کو دور کر دیا ہے۔

یوکرائن سے ایک دوست ایگر صاحب تھے۔ جو مذہبی علوم کے ماہر ہیں۔ انہوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ہیں۔ دو کتابیں بھی تصنیف کر چکے ہیں۔ انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کا بڑا تفصیلی مطالعہ کیا ہے۔ جلسے میں شمولیت کی اور پھر انہوں نے بیعت بھی کر لی۔ اور یہ یوکرائن قوم سے پہلے احمدی ہیں۔ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اپنی زندگی میں مجھے مختلف موضوعات پر ہونے والی بہت سی بین الاقوامی کانفرنسوں، جلسوں اور تقاریب میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے لیکن جلسہ سالانہ میں شمولیت نے میرے دل اور روح پر ایسا اثر کیا ہے جو اس زندگی سے لے کر اگلے جہان میں جانے تک باقی رہے گا۔ پھر کہتے ہیں عربی زبان میں ایک بہت پیارا لفظ 'نور' ہے جس کا مطلب ہے روشنی اور جلسہ سالانہ ایمان اور محبت کی وہ روشنی ہے جو پوری انسانیت کو اپنے وجود سے منور کرتی ہیں۔ پھر کہتے ہیں خلیفۃ المسیح کے خطابات سے مجھے یہ بات سمجھنے میں بہت مدد ملی کہ اس دنیا میں میری موجودگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ پھر انتظامیہ کے کاموں کو بھی انہوں نے بڑا سراہا کہ ہر ایک بڑی محنت سے مصروفِ عمل ہے۔

اسی طرح میکسیکو کے تاثرات ہیں۔ ایک بیان کر دیتا ہوں۔ ماریہ صاحبہ ہیں کہتی ہیں کہ مجھے اسلام قبول کیے صرف دو ماہ ہوئے ہیں۔ میرے اسلام کے بارے میں کافی سوالات تھے مگر جلسے میں شمولیت کی وجہ سے میری اسلام کے بارے میں معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ میرے سارے شکوک اور سوالات ختم ہو گئے ہیں۔ اس جلسہ میں شمولیت ایک ناقابل فراموش تجربہ ہے۔ جلسے میں شمولیت کی وجہ سے مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں اور آج میں نے اس بات کا عہد کر لیا ہے کہ اب سے اپنا حجاب فخر سے پہنوں گی اور ہر وقت استعمال کروں گی۔

پیراگوئے کی ایک نومبائعہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ جلسہ بڑا اچھا تھا اور میں نے آپ کے خطابات سنے اور بڑے قابلِ عمل ہیں اور میرے خطابات کے بارے میں کہتی ہیں کہ میرے جو سوال تھے ان کے مجھے جواب مل گئے اور مجھے یوں لگتا تھا کہ آپ نے اپنی تقاریر میرے سوالات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے تیار کی ہیں اور میں روحانی طور پر بہت سا علم اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہوں۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا تصرف ہوتا ہے کہ وہ ایسی تقاریر بھی تیار کروا دیتا ہے اور پھر لوگوں پر اس کا اثر بھی ہوتا ہے۔

پھر پریس اینڈ میڈیا کی رپورٹ ہے۔ باقی تو اب میں چھوڑتا ہوں۔ ہمارے مرکزی پریس اینڈ میڈیا آفس کی رپورٹ کے مطابق اس وقت تک کل ایک سو تراسی (183) میڈیا رپورٹس نشر ہو چکی ہیں۔ میڈیا کوریج کا سلسلہ جاری ہے۔ اس رپورٹ کے ذریعہ ایک سو تہتر ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے اور میڈیا جس نے کوریج دی ہے وہ بی۔ بی۔ سی ریڈیو فور (BBC Radio4) ہے۔ بی۔ بی۔ سی ورلڈ سروس ہے۔ بی۔ بی۔ سی ایشین نیٹ ورک ہے، اور ٹیلیگراف (ڈچ نیشنل نیوز پیپر) ہے۔ سکائی نیوز ہے۔ آئی ٹی وی ہے۔ ایکسپریس ہے۔ ہفنگٹن پوسٹ ہے۔ پریس ایسوسی ایشن (نیوز ایجنسی) ہے۔ ای۔ ایف۔ ای (سپینش نیوز ایجنسی) ہے، یاہو نیوز (Yahoo News) ہے اور یوکے، برازیل، ہالینڈ، سپین، ارجنٹینا، پانامہ، کولمبیا، چلی، پیرو، وینزویلا، کیمرون، نائیجیریا، بیلجیئم، گھانا، اٹلی وغیرہ کافی ملکوں میں یہ ساری کوریج ہوئی ہے۔

ایم۔ ٹی۔ اے افریقہ کے ذریعہ انیس (19) چینلز پر الحمد للہ یہ کوریج ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی جماعت کے لوگوں کی، افراد جماعت کی جلسے میں شمولیت کے علاوہ غیروں کے بھی بہت سارے تاثرات ہیں جنہوں نے جلسے کے دنوں میں یہ پروگرام دیکھے اور بڑے متاثر ہوئے۔

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

اللہ تعالیٰ جلسے میں شامل ہونے والے احمدیوں کے لیے بھی یہ جلسہ سالانہ ان کے ایمان میں ترقی کا باعث بنائے اور جو باتیں انہوں نے سنی اور سیکھیں ان کو ہمیشہ اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں، اس پر عمل کرنے والے ہوں اور پریس اور میڈیا کے ذریعہ جو خبریں دنیا کو پہنچی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کرے کہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والی ہوں اور ان کے لیے احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کا باعث بنائے۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کا ہے۔ یہ 30 جولائی 2019ء کو ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ انا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مجیب الرحمٰن صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور ان کے والد محترم مولانا ظل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ تھے اور انہوں نے ان کو بچپن میں باقی بچوں کے ساتھ، والدہ کے ساتھ قادیان بھیج دیا تھا۔ مجیب الرحمٰن صاحب کی والدہ اور باقی بہن بھائیوں کو بنگال سے تربیت کے لیے قادیان بھیج دیا تھا۔ ان کے والد حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے اوّلین شاگردوں میں سے تھے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس اور غلام احمد صاحب بدوملہی وغیرہ بزرگان ان کے ہم مکتب تھے۔ انہوں نے تقریباً 36 سال بنگال میں خدمات سرانجام دیں۔

مجیب الرحمٰن صاحب پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب وکیل تھے اور جماعتی خدمات بھی ان کی بہت ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو 1980ء میں جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کا امیر مقرر کیا تھا اور 1998ء تک یہ امیر جماعت رہے۔ 1974ء میں 'بیت الحمد' مری روڈ راولپنڈی کی جو مسجد ہے اس کا مقدمہ بھی انہوں نے کافی خدمات سرانجام دیں۔ 1978ء میں ڈیرہ غازی خان کی مسجد کے مقدمے کی پیروی ہائی کورٹ میں کی۔ بے شمار جماعتی مقدمات تھے جن میں انہوں نے پیروی کی اور پیروی کا حق ادا کیا۔ 1978ء میں مجلسِ شوریٰ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے رکن بنے۔ پھر صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط کی تدوین میں ان کو خدمت کا موقع ملا۔ فقہ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے فقہ احمدیہ حصہ اول کی تدوین میں شمولیت کا موقع ملا۔ پھر 1977-78ء کے جلسہ ہائے سالانہ میں ان کو تقاریر کا موقع ملا۔ اسلام اور مذہبی آزادی کے عنوان پر 79ء سے 83ء تک جلسہ ہائے سالانہ میں اسلام میں اختلافات کا آغاز، احمدی حضرت بانی سلسلہ کی نظر میں، عافیت کا حصار، شجرِ احمدیت کے شیریں ثمار کے موضوع پر تقاریر کا موقع ملا۔ ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں ان کو شرکت کا موقع ملا۔ غیروں کے اعتراضوں کے جواب دیے۔ ان کا دینی علم بھی بہت تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیاوی علم بھی بہت تھا اور بولتے بھی بہت اچھا تھے اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا تھا جس سے انہوں نے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کا ان کو موقع دیا۔ پھر ایم۔ٹی۔اے کے پروگراموں میں مختلف پروگرام شامل ہیں۔ 1974ء کی پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلہ پر تبصرہ، عالمی شہرت یافتہ مؤرخین کے انٹرویوز، براہین احمدیہ کے محاسن وغیرہ شامل ہیں۔ پھر 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف جو شرعی عدالت میں مقدمہ داخل ہوا اس کی پیروی کی ان کو توفیق ملی اور وہاں بھی انہوں نے اس پیروی کا خوب حق ادا کیا۔ فوجی عدالتوں میں بھی پیروی کا ان کو موقع ملا۔ جماعت کے خلاف جو مقدمات تھے ان میں انہوں نے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی خدمت کی توفیق پائی۔ 1993ء میں سپریم کورٹ میں بنیادی حقوق کے مقدمہ کی پیروی کرنے والی ٹیم کے رکن بھی بنے تھے۔ ان کو وہاں موقع ملا۔

1976ء کی کراچی میں منعقدہ جیورسٹس کانفرنس میں مقالے پڑھنے کا موقع ملا۔ انگلستان، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، کینیڈا، جاپان وغیرہ میں انسانی حقوق کے حوالے سے دانش وروں اور قانون کے ماہرین سے تبادلہ خیال کرنے اور سیمینارز میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ منیسوٹا سٹیٹ یونیورسٹی امریکہ میں قانون کے طلبہ سے خطاب کرنے کا موقع ملا اور جرمنی کی ایک عدالت میں اٹھارہ گھنٹے تک بطور ایک ایکسپرٹ گواہ کے انہوں نے اپنے بیان ریکارڈ کرانے کی توفیق پائی۔ 2014ء میں جماعتِ احمدیہ امریکہ کی طرف سے مختلف یونیورسٹیز میں لیکچر کے لیے دعوت کا انتظام کیا گیا تھا وہاں مذہب اور آزادیٔ ضمیر کے موضوع پر انہوں نے لیکچر دیے۔ پھر رائس یونیورسٹی میں 2017ء میں قرآن کانفرس کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعتِ احمدیہ کو بھی دعوت دی گئی۔ میں نے ان کو وہاں بھجوایا تھا اور انہوں نے وہاں نمائندگی کے فرائض انجام دیے اور حق ادا کیا۔ وہاں بھی قرآن کریم کے محاسن کو دنیا کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عِلم کلام کی روشنی میں بیان کرنے کی ان کو توفیق ملی۔

سوئٹزرلینڈ اور کینیڈا میں امیگریشن بورڈ کے سامنے قانونی مسائل کی وضاحت کا موقع ملا۔ اَور بے شمار ان کی خدمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے تمام جماعتی کام جو ان کے سپرد کیے جاتے تھے وہ وقف کی رُوح سے کرنے کی کوشش کی اور اس کا خوب حق ادا کیا۔

ان کی شادی ان کی تایا زاد سے ہوئی تھی اور ان کی اہلیہ 1999ء میں وفات پا گئی تھیں۔ اس وقت ان کے تین بیٹے ہیں۔ عزیز الرحمٰن وقاص ہیں۔ راولپنڈی میں ایڈووکیٹ ہیں۔ وہ بھی جماعتی مقدمات میں مدد کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن معاذ آج کل قطر میں ہیں۔ خلیل الرحمٰن حماد صاحب ہیں یہ بھی پاکستان میں ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ نمازوں کے بعد جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ ادا کروں گا۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28؍ اکتوبر 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ صبیحہ صدف ثاقب بنت مکرم مظفر احمد ثاقب صاحب (لندن) کا ہے جو عزیزم سید فرہاد احمد (مربی سلسلہ ربوہ) ابن مکرم مبشر احمد ایاز صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہا کے وکیل مقرر ہیں اور لڑکی کے والد موجود ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ملیحہ رفیق حیات (واقفہ نو) کا ہے جو رفیق حیات صاحب (امیر جماعت یو.کے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم چوہدری وقاص احمد سندھو کے ساتھ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو چوہدری نسیم احمد سندھو صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ امۃ الکافی طاہر (واقفۂ نو) کا ہے جو بشیر احمد طاہر صاحب (کنگسٹن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شیخ ثمر احمد (مربی سلسلہ یو.کے) کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نادیہ بشریٰ کا ہے جو راجہ محمد صادق صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم رانا محمد دانیال (مربی سلسلہ ربوہ) جو رانا محمد افضل صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل حاضر ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فریحہ شفیق کا ہے جو محمد شفیق صاحب (کارکن تحریک جدید ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شاہجہان احمد ابن مکرم ظہور احمد صاحب (ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل حاضر ہیں۔ لڑکی کے وکیل مرزا حفیظ احمد صاحب اور لڑکے کے وکیل شریف احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور ان نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

اپنے دینی علم کو بڑھاؤ

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 275)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

نوافل کی طرف توجہ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24؍ مئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24؍ مئی 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24؍ مئی 2019)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

بقیہ از صفحہ نمبر 2

کی تعریف بہت وسیع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کے ہمسائے صرف وہ نہیں جو آس پڑوس کے گھروں میں رہتے ہیں بلکہ اس میں کم از کم قریب ترین چالیس گھر شامل ہیں۔ پھر اسکے علاوہ قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ انسان کے ہمسائے اسکے کام میں اس کے ہم جلیس بھی ہیں اور وہ لوگ بھی جو ان کے ساتھ کسی سفر میں شامل سفر ہوتے ہیں۔ اس کی روشنی میں ہم ان تمام لوگوں کو اپنا ہمسایہ سمجھتے ہیں جو اس علاقے میں رہتے ہیں یا ان سڑکوں پر گاڑیاں چلاتے ہیں۔ اس لیے تمام احمدیوں پر یہ فرض ہے خواہ وہ اسلام آباد کے رہائشی ہیں یا مقامی علاقوں میں رہتے ہیں یا کہیں دور سے یہاں نمازیں ادا کرنے کیلئے آتے ہیں وہ ہر موقع پر قوانین کا احترام کریں اور ہمارے ہمسایوں کے اس وسیع دائرے کا احترام کریں ان کا خیال رکھیں اور پوری کوشش کریں کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی ہماری وجہ سے نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں ذاتی طور پر آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کے حقوق کا بھرپور احترام کروں گا آپ کا پورا خیال رکھوں گا اور مسلسل میں اپنی جماعت کے افراد کو بھی ایسا کرنے کی تعلیم دیتا رہوں گا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ انتہائی احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مسجد کو تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی جہاں ہم اکٹھے ہو کر ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس مسجد کا افتتاح ہم پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ ہم بنی نوع انسان کے حقوق پہلے سے بڑھ کر ادا کریں۔ یہ ہمارا کامل ایمان ہے کہ ہم اس وقت ہی اس مسجد کے قیام کے مقاصد کو انصاف کے ساتھ پورا کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر سکتے ہیں اگر ہم حقوق العباد کو ادا کرنے والے ہوں گے۔ یقیناً ہمارا مذہب ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان بہترین اخلاق کا مظاہرہ کریں جو اسلام نے ہمیں عطا کیے ہیں۔ پھر قرآن کریم میں سورۃ البقرہ کی چوراسیویں آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اپنے دلوں کو دوسروں کیلئے کشادہ کرو اور دوسروں کی ضروریات کیلئے اپنے دلوں میں ہمدردی پیدا کرو۔ اگر ایک احمدی مسلمان کا معیار اس معیار سے نیچے ہوگا تو ایسا شخص مرد یا عورت اپنے دین کے تقاضوں کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ یہ کافی نہیں کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت ایک مسجد میں کریں بلکہ انکا یہ فرض ہے کہ مقامی لوگوں، ہمسایوں اور دوسرے آس پاس کے لوگوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرنے والے ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ جو بنی نوع انسان کے حقوق پورے نہیں کرتے ان کی نمازیں کبھی قبول نہیں کی جائیں گی بلکہ ردّ کر دی جائیں گی۔ سو مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی مذہبی فریضہ ہے اور ہماری عبادت کا ایک اہم جزو ہے کہ ہم مقامی کمیونٹی کے بھی حقوق ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ اسی لیے جہاں کہیں بھی جماعت احمدیہ مسجد کا افتتاح کرتی ہے یا مسجد تعمیر کی جاتی ہے تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ بالخصوص مقامی لوگوں کے حقوق اور بالعموم تمام معاشرے کے حقوق کی ادائیگی میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کی جاتی ہے۔ اور آپ جانتے ہوں گے کہ ہماری جماعت تمام دنیا میں مختلف جگہوں پر بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے رفاہی کاموں میں پیش پیش ہے خاص طور پر ان علاقوں میں ہم خدمت کر رہے ہیں جو دور دراز ہیں اور غربت کا اور مفلسی کا شکار ہیں۔ ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ بھوکوں کو کھانا کھلائیں اور کمزوروں اور ناداروں کی دادرسی کریں اور ان کی مشکلات کو دور کریں۔ جہاں کہیں بھی ممکن ہوتا ہے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان لوگوں تک مفت علاج کی سہولت پہنچائیں جو بنیادی علاج کی سہولت سے بھی محروم ہیں۔ پھر ہم نے اس مقصد کے حصول کیلئے کئی ہسپتال قائم کیے ہیں، میڈیکل کیمپ لگائے جاتے ہیں اور کئی کلینک افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ یہ علاقے جہاں یہ خدمت کی جا رہی ہے دنیا کے غریب ترین اور انتہائی پسماندہ علاقے ہیں۔ ہم نے پرائمری اور سیکنڈری اسکول دنیا کے غیر ترقی یافتہ ممالک میں کھولے ہوئے ہیں تا کہ وہاں کے بچوں کو بھی علم کی نعمت میسر ہو۔ مزید برآں انہیں مختلف قسم کے پیشہ ورانہ ہنر سکھائے جاتے ہیں تا کہ ایسا علم اور ہنر انہیں میسر ہو جو انہیں مفلسی، غربت اور ناانصافی کے چنگل سے آزاد کر دے جس میں یہ لوگ کئی نسلوں سے پڑے ہوئے ہیں۔ پھر اسکے علاوہ ہماری جماعت کے انجینئرز باقاعدگی کے ساتھ رضاکارانہ طور پر دور دور کے سفر اختیار کرتے ہیں تا کہ پانی کے پمپ اور کنوئیں لگائیں اور دور دراز کے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے لوگوں تک پانی کی سہولت پہنچ سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں بھی ذاتی طور پر افریقہ میں رہا ہوں اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اس خطے میں کس قدر غربت ہے اور لوگ کس قدر محرومی کا شکار ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ بچے جن کی عمر اسکول جانے کی ہے وہ کئی کئی میل روزانہ پیدل چلتے ہیں اور پانی مہیا کر کے اپنے خاندانوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اسکول اس لیے نہیں جا سکتے کیونکہ ان کی ذمہ داری بہت سخت ہے کہ انہیں اپنے خاندان کا خیال رکھنا ہے اور اس وجہ سے وہ تعلیم کی نعمت سے محروم ہیں۔ پھر دوسرے ایسے بچے ہیں جو اسکول تو جاتے ہیں مگر سکول کے اوقات کے بعد نہایت صبر آزما اور شدید سفر اختیار کرتے ہیں۔ اس انتہائی غربت اور ناامیدی میں مبتلا لوگوں کے گھروں کے قریب جب کنوئیں یا پمپ لگائے جاتے ہیں جن کے ذریعہ انہیں پینے اور گھر کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے صاف پانی مہیا ہوتا ہے آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ ان کے ان بچوں کے چہروں پر خوشی کے کیا تاثرات ہوتے ہیں۔ انکے چہرے کی طمانیت اور اس مسرت اور خوشی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا جب وہ پانی کو پہلی مرتبہ اپنی دہلیز کے سامنے مہیا پاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور رفاہ عامہ کے کاموں کے سلسلہ میں کسی قسم کی تفریق نہیں کی جاتی۔ اس سلسلہ میں مذہب یا عقیدے سے قطع نظر ہر ضرورت مند کی مدد کی جاتی ہے۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی شخص عیسائی ہے، ہندو ہے، سکھ ہے یا لادین ہے یا اس کا کسی اور مذہب سے تعلق ہے۔ ہمارا واحد مطمح نظر یہی ہے کہ ہم ہر معصوم اور محروم کو اس کی تکلیف سے نجات دلا سکیں تا کہ وہ بھی باوقار زندگیاں گزار سکیں۔ اس لیے جہاں کہیں بھی ہم کسی مسجد یا مرکز کو قائم کرتے ہیں تو اس بات سے قطع نظر کہ ضرورت مند کون ہے ہماری سوچیں اور توجہات اس ذمہ داری کی طرف اَور بھی زیادہ مرکوز ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم دیکھیں کہ کوئی بھی شخص کسی قسم کی مشکل کا شکار ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مشکل کو دور کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔ مثلاً قرآن کریم کی سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کی گردنیں آزاد کریں جو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ سورت مسلمانوں کو تعلیم دیتی ہے کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلائیں اور کمزور اور مغلوب طبقوں کی دادرسی کریں جس میں یتیم اور مریض بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ جو دوسروں کیلئے ہمدردی نہیں رکھتے وہ تقویٰ سے دور ہو جاتے ہیں۔ انہیں اندھیرے اور ظلمت کے اس رستے پہ لے جایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی پناہ سے دور لے جانے والا ہے۔ اس لیے ہمارا یہ مشن ہے کہ ہم بنی نوع انسان کی خدمت کریں اور جب یہاں ہم نے مسجد تعمیر کی ہے اور Surrey میں اپنا مرکز قائم کیا ہے ہمارا یہ بھی مقصد ہے کہ ہم اس ضمن میں اپنی کوششوں کو مزید بڑھائیں تا کہ ہم بنی نوع انسان کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری انسانیت کیلئے یہ خدمت کی کوششیں صرف غیر ترقی یافتہ ممالک میں نہیں بلکہ ہم اپنے مقامی معاشرے کی بہتری کیلئے بھی کام کرتے ہیں۔ مثلاً یہاں برطانیہ میں ہماری جماعت نے مختلف پراجیکٹ شروع کیے ہوئے ہیں جنکے ذریعہ یہاں کے شہریوں کی بھی مشکلات دور کی جا رہی ہیں۔ ہم مسلسل ایسے فنڈ ریزنگ کے یا عطیات جمع کرنے کے پروگرام کرتے رہتے ہیں اور پھر ان کے ذریعہ موصول ہونے والی رقوم کے ذریعہ برطانوی چیریٹی اداروں کی مدد کی جاتی ہے۔ جہاں تو ہم براہ راست لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں وہاں ہم کرتے ہیں اور اگر ایسے علاقے ہوں جہاں تک ہماری رسائی نہیں تو پھر ہم ایسے بعض چیریٹی اداروں یا رفاہی اداروں کے ساتھ مل کر ان علاقوں تک پہنچتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم اس کے بدلے میں کوئی تعریف یا ستائش نہیں چاہتے اور نہ ہی ہم اپنی خدمت کا دائرہ چند مخصوص افراد یا مخصوص قوم و مذہب کے لوگوں تک محدود رکھتے ہیں اس لیے یہ واضح ہو کہ بنی نوع انسان کیلئے ہماری خدمت رنگ و نسل اور مذہب کے امتیاز سے بالاتر ہے۔ یہی ہمارا مشن ہے، یہی ہماری پہچان ہے اور یہی اسلام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنی تقریر کے آخر میں ایسے لوگوں کیلئے جن کو جماعت کے ساتھ پوری طرح سے ابھی تعارف حاصل نہیں میں بتاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایک سو تیس برس قبل قائم فرمایا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ چودہ سو سال کے بعد مسیح موعود اور امام مہدی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اور یہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہوگی تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دوبارہ سے اجاگر کیا جائے۔ ہم احمدی مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے بانی کو اللہ تعالیٰ نے اسی پیشگوئی کے مصداق کے طور پر مبعوث فرمایا جنہوں نے جماعت کی بنیاد 1889ء میں ہندوستان کے ایک دور دراز گاؤں میں رکھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا کے دوسو بارہ ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جہاں کہیں بھی ہماری جماعت کے افراد موجود ہیں اور جہاں وہ حقوق اللہ کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ کرتے ہیں اور اس کام کیلئے مساجد تعمیر کرتے ہیں وہ اس بات کو اپنے دین کا لازمی جزو سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی بھی خدمت کریں۔ جب سے ہم نے اسلام آباد کی زمین خریدی ہے یہاں بھی ایسا ہی رہا ہے۔ جب سے ہم یہاں آئے ہیں ہم نے یہاں کے مقامی معاشرے میں اپنے آپ کو جذب کیا ہے اور اس کا یہ ثبوت ہے کہ آپ میں سے کئی ہمارے پرانے دوست بھی ہیں اور یہ بھی کہ دو احمدی مسلمان جو اسلام آباد کے رہائشی ہیں Waverley کونسل کے ممبر بھی ہیں۔ ہمیں مقامی معاشرے سے الگ تھلگ رہنے میں کوئی دلچسپی نہیں بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو معاشرے میں جذب کریں اور ذمہ دار شہری ہونے کی حیثیت سے مقامی معاشرے کی خدمت کریں اور اس کیلئے مفید ثابت ہوں۔ یقیناً میری نظر میں حقیقی integration یا معاشرے میں جذب کرنے کی تعریف یہی ہے کہ اپنے اس ملک کے ساتھ مکمل وفادار ہوا جائے جہاں انسان کی سکونت ہے۔ ملک کے قوانین کی پاسداری کی جائے۔ مقامی کمیونٹی کی خدمت کی جائے اور جو کوئی بھی ہنر یا استعدادیں انسان کو ودیعت ہیں وہ اپنی قوم کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال کی جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ آخر میں ایک مرتبہ پھر اس بات پر میں اپنے شکریہ کے جذبات کے اظہار کیلئے کہ اس جگہ کی تعمیرِ نَو کا ہمیں موقع ملا ہے جو ہماری جماعت کا مرکز ہے میں کہتا ہوں کہ تمام احمدی مسلمان جو یہاں رہتے ہیں یا آس پاس کے رہائشی ہیں آپ کا خیال رکھنے اور آپ کے حقوق پورے کرنے میں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والے ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ یہ مسجد اور یہ مرکز امن و سلامتی اور خدمت انسانیت کا ایک عظیم الشان نشان بن کر ابھرے گا۔ اور ایک روشنی کا ایسا مینار ثابت ہوگا جس کی روشنی آسمان کو چھوئے گی اور جس کی بنیاد باہمی محبت، رواداری اور ہمدردی پر ہوگی۔

ان الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اس پرمسرت موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ بہت بہت شکریہ۔

......☆......☆......

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2، 5 جولائی 2019)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/مئی 2019ء بروز جمعہ نماز عصر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ احمدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب (کرائیڈن، یو.کے)

یکم مئی 2019ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ نمازوں کی پابند، مہمان نواز، ملنسار، خداترس، منفرد شخصیت کی مالک ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم داؤد احمد ناصر صاحب آف جرمنی کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم فضل الرحمٰن صاحب
ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب (وینکوور، کینیڈا)

6/مارچ 2019ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق سرگودھا سے تھا اور آٹھ سال پہلے فیملی کے ساتھ کینیڈا شفٹ ہوئے تھے۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم طاہر احمد صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی) کے تایا زاد بھائی تھے۔

(2) مکرمہ نصرت حفیظ صاحبہ بنت مکرم حفیظ احمد چھینہ صاحب (ناصر آباد جنوبی، ربوہ)

یکم ستمبر 2018ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے اپنے محلہ میں نائب صدر لجنہ کے علاوہ آٹھ سال بطور سیکرٹری مال بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، ملنسار اور صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ آپ مکرم ساجد محمود حیدر بسرا صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم فخر زمان ملک صاحب ابن مکرم مبارک احمد ملک صاحب (کھوکھر غربی، گجرات)

17/جنوری 2019ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری سلطان علی ذیلدار صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ دعوت الی اللہ کے شیدائی بہت نڈر انسان تھے۔ نومبائعین سے ہمیشہ رابطے میں رہتے تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے انتہائی اخلاص اور عقیدت کا تعلق تھا۔ معاملہ فہم، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ ہر جماعتی خدمت کیلئے ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔

(4) مکرمہ حکمت اللہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالستار خان صاحب ایڈووکیٹ (سرگودھا)

5 مارچ 2019ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد یعقوب صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ ایک نیک، دعا گو مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم وقار احمد خان صاحب (سابق صدر قضاء بورڈ مرکزیہ) کی تائی تھیں۔

(5) مکرمہ سلیمہ خدائی بیردیوہ صاحبہ (قرغیزستان)

9/مارچ 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے 2008ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ طویل عرصہ سے بریسٹ کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ بیماری کا بہت ہمت اور صبر سے مقابلہ کیا۔ مرحومہ بڑے التزام سے پنجوقتہ نمازیں ادا کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے کوبل جان خدائی بیردیو صاحب نے دسمبر 1997ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ اور اب بطور واقف زندگی جماعت کی اُزبک ویب سائٹ نیز جماعتی لٹریچر اور خطبات جمعہ کے اُزبک زبان میں ترجمہ کے کام میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرمہ صفیہ بیگم چوہدری صاحبہ
اہلیہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب
(کراچی حال نیویارک، امریکہ)

30/جنوری 2019ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت فضل داد صاحبؓ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ آپ کے ایک بھائی مکرم محمد احمد صاحب نے 2010ء کے سانحۂ لاہور میں شہادت کا رتبہ پایا۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کو بھی نمازوں اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلایا کرتی تھیں۔ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق قائم رکھا۔ لجنہ اماء اللہ عزیز آباد کراچی میں بطور نائب صدر اور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ
اہلیہ مکرم نواب دین صاحب مرحوم (کھاریاں، تحال)

11/مارچ 2019ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صدقہ وخیرات کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ 1974ء کے پرآشوب دور میں بڑی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظفر احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ، انچارج دفتر منصوبہ بندی کمیٹی) کی والدہ، مکرم فائز احمد صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) کی دادی اور مکرم فضل اللہ منیب صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) کی نانی تھیں۔

(8) مکرم Osman C.Kamara صاحب
(پرنسپل مسلم سیکنڈری اسکول، سیرالیون)

25/مارچ 2019ء کو ایک حادثہ میں بقضائے الٰہی 55/سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے احمدیہ اسکول مگبورکا میں تعلیم کے دوران 1980ء میں احمدیت قبول کی۔ خود بیعت کرنے کے بعد اپنے غیر احمدی بہن بھائیوں کو بھی جماعت میں شامل کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد پہلے BO شہر میں احمدیہ سینئر سیکنڈری اسکول میں اور پھر طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول میں بطور سینئر ٹیچر پڑھاتے رہے۔ اسکے بعد ان کو احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکول 91 Mile کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ اس اسکول کو آپ نے بڑی محنت سے چلایا اور مخالف حالات کے باوجود ان کے سکول کا رزلٹ گزشتہ سال تمام ڈسٹرکٹ میں بہترین رہا۔ وفات سے قبل مائل 91 ریجن کے ناظم انصار اللہ کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ نہایت محنت اور لگن کے ساتھ جماعتی کام کیا کرتے تھے اور پروگراموں میں حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے Maulvi Santigui Kamara واقف زندگی ہیں اور بطور لوکل مشنری خدمت بجالا رہے ہیں۔

(9) عزیزہ عتیقہ سحر ریحان
اہلیہ مکرم انجم شہزاد صاحب (ہیملٹن، کینیڈا)

3/مارچ 2019ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی 28 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بھی حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ نیک فطرت، باوفا، غریبوں کی ہمدرد، ملنسار اور منفرد شخصیت کی مالک تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرمہ شاکرہ حیات صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یو.کے) کی بھانجی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو

جو نئے تمہارے اندر شامل ہوتے ہیں، نئی روحیں آتی ہیں، اس اجتماع میں اضافہ کر رہی ہیں ان سے حسن سلوک کرو اور اپنے عمل سے ان کی تربیت کی کوشش کرو، حسن سلوک بھی کرو اور اپنے عملی نمونے ایسے دکھاؤ کہ تمہیں دیکھ کے ان کی تربیت ہوتی جائے۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 349)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ برہ پورہ میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

مورخہ 29 جولائی 2019 تا 4/اگست 2019 جماعت احمدیہ برہ پورہ ضلع بھاگلپور (صوبہ بہار) میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ پہلے دن خاکسار نے قرآن مجید کی اہمیت اور ضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ بقیہ ایام میں بھی احباب جماعت نے قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ مورخہ 4/اگست کو مکرم سید اشرف احمد صاحب قائم مقام صدر و امیر جماعت برہ پورہ کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یاسین خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم سید عبدالنقی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ صدر اجلاس نے قرآن مجید کے متعلق تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد، سیکرٹری اصلاح و ارشاد برہ پورہ)

مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے ایک تبلیغی پروگرام

مورخہ 14 جولائی 2019 کو قادیان کے سرکاری ادارہ آئی ٹی آئی قادیان میں ہندوؤں کے فرقہ ''برہم کماری'' کی طرف سے ایک پروگرام ''میرا بھارت سُوَرن بھارت'' کے تحت نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں برہم کماری فرقہ کے سرکردہ ممبران شامل ہوئے۔ اس موقع پر آئی ٹی آئی کے پرنسپل مکرم ونئے کمار صاحب کی طرف سے جماعت احمدیہ کو دعوت دی گئی کہ طلباء کو اسلام احمدیت کی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ خاکسار اور مکرم محی الدین فرید صاحب مبلغ سلسلہ کو اس پروگرام میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ دوپہر بارہ بجے آئی ٹی آئی کے بڑے ہال میں پروگرام منعقد ہوا۔ خاکسار کو اسلام احمدیت کی نمائندگی میں اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرنے کا موقع ملا۔ اس پروگرام میں 200 سے زائد طلبا و اساتذہ شامل ہوئے۔ پروگرام کے بعد برہم کماری فرقہ کے نمائندوں کو نور الدین لائبریری قادیان مدعو کیا گیا جہاں اُنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی اُن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ انہیں اسلام احمدیت کی عالمگیر مساعی کے بارے میں بتایا گیا اور کتاب ''نبیوں کا سردار'' اور ''ورلڈ کرائسس اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس'' کا تحفہ دیا گیا۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تربیتی و تعلیمی مساعی

تربیتی اجلاسات: مورخہ 14 جولائی 2019 کو جماعت احمدیہ حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ) کے تمام حلقہ جات کی مساجد میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں انصار، خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ فجر کی نماز کے بعد ہر حلقے میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں احباب جماعت کو نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مکرم شیخ نور میاں صاحب معلم سلسلہ، مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

تقریب آمین: مورخہ 8 جولائی 2019 کو احمدیہ مسجد فلک نما میں دو بچوں عزیز فرحان احمد (عمر سات سال) ولد مکرم سکندر احمد صاحب اور عزیز عطاء السلام (عمر 9 سال) ولد مکرم عبد اللطیف صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس واقفین نو: مورخہ 7 جولائی 2019 کو احمدیہ مسجد سعید آباد میں خاکسار کی زیر صدارت واقفین نو کا ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا۔ مرکزی نمائندہ مکرم حافظ نعیم پاشا صاحب نے وقف نو بچوں کا تعلیمی جائزہ لیا نیز وہ بچے جو دسویں بارہویں کلاسز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہیں جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 8 جولائی 2019 کو احمدیہ مسجد فلک نما میں واقفین نو اور دیگر بچوں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات

مورخہ 11 تا 13 جولائی 2019 مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھدرواہ و جموں (زون سی) کا سالانہ اجتماع بھدرواہ میں منعقد ہوا۔ مورخہ 11 جولائی کو نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ نماز فجر و درس کے بعد افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم گوہر حفیظ فانی صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھدرواہ نے عہد مجلس انصار اللہ دہرایا۔ نیز مکرم مبشر احمد منڈاشی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ نے عہد مجلس خدام الاحمدیہ دہرایا۔ بعدہ خاکسار نے صدارتی خطاب کیا۔ بعد ازاں احباب جماعت نے قبرستان میں اجتماعی دعا کی۔ شام ساڑھے پانچ بجے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مورخہ 13 جولائی کو بھی نماز تہجد باجماعت پڑھی گئی۔ نماز فجر و درس کے بعد تمام احباب جئی ولی گئے جہاں ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مرکز سے مکرم مولانا مقصود احمد بھٹی صاحب اور مکرم مولانا محمد یوسف انور صاحب بطور نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت شامل ہوئے۔ مورخہ 14 جولائی کو صبح گیارہ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا مقصود احمد بھٹی صاحب نے ذیلی تنظیموں کے عہد دہرائے۔ بعدہ مرکزی نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نیز صدر صاحب مجلس انصار اللہ و صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ بعدہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اختتامی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(عبد الحفیظ فانی، صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

جلسہ یوم خلافت

★ جماعت احمدیہ ضلع ورنگل (صوبہ تلنگانہ) کی مختلف جماعتوں، پالا کرتی، کٹا کشاپور، چٹیالہ، میلارم، رامارم، نلا بیلی بدرام، کنڈور، وینکٹا پور اور ملم پلی میں مورخہ 27 مئی 2019 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ پالا کرتی میں مکرم محمد یعقوب صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد یعقوب صاحب نے کی۔ بعدہ خاکسار نے نظام خلافت اور اس کی ضرورت کے موضوع پر تلگو زبان میں تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم خیر اللہ صاحب نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں سبھی ذیلی تنظیموں کے ممبران شامل ہوئے۔ اگلے دن کی اخبارات میں اس جلسہ کی خبریں بھی شائع ہوئیں۔ (محمد اکبر، مبلغ انچارج ورنگل)

★ جماعت احمدیہ گھنٹہ سالہ ضلع کرشنا (صوبہ آندھرا پردیش) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو صبح دس بجے مکرم شیخ قاسم صاحب امیر ضلع کرشنا کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ قمر الدین صاحب نے کی۔ نظم عزیزم محمد اوصاف صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد یعقوب پاشا، معلم سلسلہ)

★ جماعت احمدیہ جنگلہ پالم ضلع کرشنا (صوبہ آندھرا پردیش) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم شیخ کریم صاحب صدر جماعت جنگلہ پالم جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم شیخ طاہر احمد نے کی۔ نظم مکرم شیخ نور محمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ولی احمد معلم سلسلہ جنگلہ پالم)

★ جماعت احمدیہ بٹلہ پنومورو میں مورخہ 27 مئی 2019 کو بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ اکبر صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ امیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و ضرورت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حبیب احمد خان معلم سلسلہ)

★ جماعت احمدیہ کندیرو ضلع کرشنا (صوبہ آندھرا پردیش) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو مکرم شیخ سالار صاحب صدر جماعت کندیرو کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ سجاد صاحب نے کی۔ نظم عزیزہ حلیمہ نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اکبر، معلم سلسلہ کندیرو)

★ جماعت احمدیہ کورنی پاڑو ضلع کرشنا (صوبہ آندھرا پردیش) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ خان صاحب نے کی۔ نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نبی بابو معلم سلسلہ کورنی پاڑو)

★ جماعت احمدیہ ''پیرو'' ضلع کرشنا (صوبہ آندھرا پردیش) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو مبلغ انچارج صاحب ضلع کرشنا کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ مستان صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ اسمٰعیل صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی یعقوب پاشا صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اسمٰعیل، معلم سلسلہ پیرو، ضلع کرشنا)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

تقویٰ پر قائم ہونا ضروری ہے کہ ہر نیکی اور اعلیٰ اخلاق کو اس لیے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9774: مَیں روشن تارا بیگم زوجہ مکرم غلام حیدر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نوآپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 2.50 گرام 22 کیریٹ، حق مہر-/16,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام حیدر خان معلم سلسلہ　　الامۃ: روشن تارا بیگم　　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9775: مَیں انصارہ بیگم زوجہ مکرم محمد اکرام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنکال ڈاکخانہ نوآپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 2 گرام 22 کیریٹ، حق مہر-/2000 روپئے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　الامۃ: انصارہ بیگم　　گواہ: غلام حیدر خان معلم سلسلہ

مسل نمبر 9776: مَیں بٹّن خان ولد مکرم رائم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 66 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عثمان خان　　العبد: بٹّن خان　　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9777: مَیں کبریٰ بیگم زوجہ مکرم شیخ سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر-/1800 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللہ اسلم　　الامۃ: کبریٰ بیگم　　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9778: مَیں رفیقہ بیگم زوجہ مکرم رحیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے پھول 1 سیٹ 5 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی پازیب 1 سیٹ 25 گرام، حق مہر-/8000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللہ اسلم　　الامۃ: رفیقہ بیگم　　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9779: مَیں شیخ رحیم ولد مکرم شیخ سراج صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/جون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ناصر الدین　　العبد: شیخ رحیم　　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9780: مَیں حنیفہ بی بی زوجہ مکرم علیم الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہلدی پدا (سنگارپور، امباپوجا) ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/مئی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر-/1500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال　　الامۃ: حنیفہ بی بی　　گواہ: شیخ مختار

مسل نمبر 9781: مَیں کہکشاں انجم زوجہ مکرم شیخ سعید صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنگارپور (ہلدی پدا) ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/مئی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر-/65,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق انسپکٹر بیت المال　　الامۃ: کہکشاں انجم　　گواہ: اسداللہ خان

مسل نمبر 9782: مَیں شہدا بیگم زوجہ مکرم شیخ اسرائیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر-/1200 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللہ اسلم　　الامۃ: شہدا بیگم　　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 9783: مَیں امتہ العلیم بیگم زوجہ جلّو خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2.50 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 8 تولہ، حق مہر-/26,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جلّو خان　　الامۃ: امتہ العلیم بیگم　　گواہ: راشد جمال

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد مسرور احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH　Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128

NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Propritor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

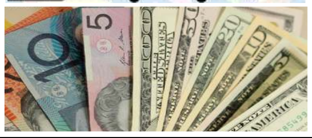

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

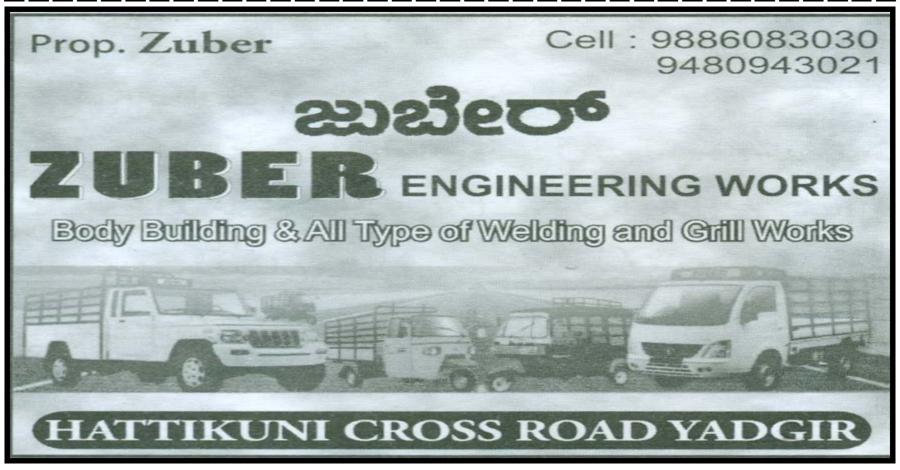

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدرآباد

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلام الامام

سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 191)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر
عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرکے ہی
تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور عملی خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ
یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
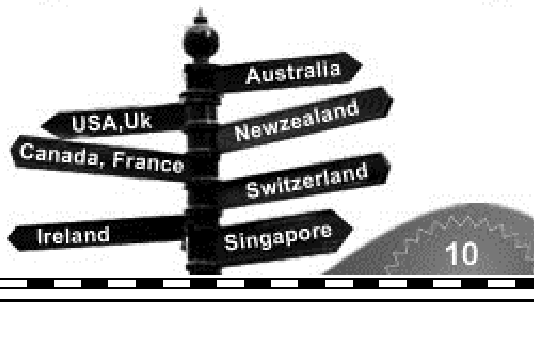

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 29 - August - 2019 Issue. 35	MANAGER NAWAB AHMAD Tel. : +91 1872 224757 Mobile : +91 94170 20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 ؍اگست 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں جن صحابی کا ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عاصم حضرت معن بن عدی کے بھائی تھے۔ میانہ قد کے تھے اور بالوں میں مہندی لگایا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جب بدر کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ ﷺ نے حضرت عاصم بن عدی کو قبا اور مدینہ کے بالائی حصہ عالیہ پر امیر مقرر فرمایا۔ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ روحاء مقام سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عاصم کو مدینہ کے بالائی حصے عالیہ پر امیر مقرر کرتے ہوئے واپس بھیج دیا لیکن آپ کو اصحاب بدر میں شمار کیا اور ان کیلئے اموال غنیمت میں سے بھی حصہ مقرر فرمایا۔

حضرت عاصم غزوہ احد اور غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عاصم نے 45 ہجری میں حضرت معاویہ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر 115 سال تھی بعض کے نزدیک انہوں نے 120 سال کی عمر میں وفات پائی۔ جب حضرت عاصم کی وفات کا وقت آیا تو ان کے گھر والوں نے رونا شروع کیا اس پر انہوں نے کہا کہ مجھ پر نہ روؤ کیونکہ میں نے تو اپنی عمر گزار لی اور بہت لمبی عمر گزار لی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو غزوہ تبوک کی تیاری کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال اور سواری مہیا کرنے کی تحریک بھی فرمائی اور اس پر مختلف لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق قربانی پیش کی۔ اسی موقع پر حضرت ابوبکر اپنے گھر کا سارا مال لے آئے جو کہ چار ہزار درہم تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر اپنے گھر کا آدھا مال لے کر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ اپنے گھر والوں کے لئے بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نصف چھوڑ کے آیا ہوں۔ اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک سو اوقیہ دیئے۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس موقع پر عورتوں نے بھی اپنے زیورات پیش کئے اسی موقع پر حضرت عاصم بن عدی جن کا ذکر ہو رہا ہے انہوں نے ستر وسق یعنی 262 من کھجوریں پیش کیں۔

حضرت عاصم بن عدی ان صحابہ میں سے تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار گرانے کا حکم دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مسجد ضرار کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا کہ اسے گرا دیں اور آگ لگا دیں۔ جب مسجد گرائی گئی اور آگ لگائی گئی اس وقت اس مسجد کے بنانے والے وہاں موجود تھے لیکن آگ لگنے کے بعد وہ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد والی جگہ عاصم بن عدی کو دینا چاہی کہ وہ اس جگہ کو اپنا گھر بنا لیں لیکن عاصم بن عدی نے کہا کہ میرے پاس گھر بھی ہے اور مجھے انقباض بھی ہو رہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسے ثابت بن اکرم کو دے دیں کہ ان کے پاس گھر نہیں ہے وہ یہاں اپنا گھر بنا لیں گے۔ پس رسول کریم ﷺ نے وہ جگہ ثابت بن اکرم کو دے دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ دہلی کے سفر پر جب گئے تو دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا بڑی خوبصورت مسجد ہے لیکن فرمایا کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے وقت میں دنیا داروں نے بھی ایک مسجد بنائی تھی وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ مسجدوں کے واسطے یہ حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

حضرت خلیفہ اولؓ لمن حارب اللہ کی تشریح میں فرماتے ہیں یہ ابو عامر کی طرف اشارہ ہے جو عیسائی تھا اس کے مکروں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس مسجد میں نماز پڑھ لیں پھر کچھ مسلمان ادھر بھی آ جایا کریں گے اور اس طرح میں مسلمانوں کی جماعت کو توڑ لوں گا۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عمرو بن عوف۔ حضرت عمرو بن عوف نے مکہ سے ہجرتِ مدینہ کے وقت قبا میں حضرت کلثوم بن الہدم کے ہاں قیام کیا۔ حضرت عمرو بن عوف غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور اس کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ انکی وفات حضرت عمر کے دور خلافت میں ہوئی اور ان کی نماز جنازہ حضرت عمر نے پڑھائی۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت معن بن عدی۔ آپ انصار کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ حضرت معن ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپ اسلام قبول کرنے سے پہلے عربی میں کتابت جانتے تھے۔ حضرت معن غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انتخاب خلافت میں مہاجرین اور انصار کے درمیان جو اختلافات ہوئے اس کے متعلق سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کے تین گروہ بن گئے تھے۔ ایک گروہ نے یہ خیال کیا کہ چونکہ نبی کے منشاء کو اس کے اہل و عیال ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے ہی کوئی شخص مقرر ہونا چاہئے۔

مگر دوسرا فریق جو تھا اس نے سوچا کہ اس کیلئے رسول کریم ﷺ کے اہل میں سے ہونے کی شرط ضروری نہیں ہے۔ مقصد تو یہ ہے کہ رسول کریم کا ایک جانشین ہو۔ اس دوسرے گروہ کے پھر آگے دو حصے ہو گئے۔ ایک گروہ کا خیال تھا کہ جو لوگ سب سے زیادہ عرصے تک آپ کے زیر تعلیم رہے ہیں وہ اس کے مستحق ہیں یعنی مہاجر اور ان میں سے بھی قریش جن کی بات ماننے کیلئے عرب تیار ہو سکتے ہیں اور بعض نے یہ خیال کیا کہ چونکہ رسول کریم ﷺ کی وفات مدینہ میں ہوئی ہے اور مدینہ میں انصار کا زور ہے اس لئے وہی اس کام کو اچھی طرح چلا سکتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اس اختلاف پر ابھی دوسرے لوگ غور ہی کر رہے تھے اور وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے تھے کہ اس آخری گروہ نے جو انصار کے حق میں تھا بنی ساعدہ کے ایک برآمدہ میں جمع ہو کر اس بارہ میں مشورہ شروع کر دیا اور سعد بن عبادۃ جو خزرج کے سردار تھے اور نقباء میں سے تھے ان کے بارے میں طبائع کا اس طرف رجحان ہو گیا کہ انہیں خلیفہ مقرر کیا جائے۔ اس مشورے کے بعد جب مہاجرین کو اطلاع ہوئی تو وہ جلدی سے وہیں آ گئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر مہاجرین میں سے کوئی خلیفہ نہ ہوا تو عرب اس کی اطاعت نہیں کریں گے صرف مدینہ کی بات نہیں بلکہ پورے عرب کی بات ہے۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے اس موقع پر بیان کرنے کیلئے ایک بہت بڑا مضمون سوچا ہوا تھا اور میرا ارادہ تھا کہ میں جاتے ہی ایک ایسی تقریر کروں گا جس سے تمام انصار میرے دلائل کے قائل ہو جائیں گے مگر جب ہم وہاں پہنچے تو حضرت ابوبکر تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ خدا کی قسم جتنی باتیں میں نے سوچی ہوئی تھیں وہ سب انہوں نے بیان کر دیں بلکہ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے پاس سے بھی بہت سے دلائل دیئے تب میں نے سمجھا کہ میں ابوبکر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت ابوبکر نے یہ حدیث بھی پیش کی کہ الائمۃ من قریش۔ اس پر حباب بن منذر خزرجی نے مخالفت کی اور کہا کہ ہم اس بات کو نہیں مان سکتے کہ مہاجرین میں سے خلیفہ ہونا چاہئے۔ ہاں اگر آپ لوگ کسی طرح نہیں مانتے اور آپ کو اس پر بہت اصرار ہے تو پھر یہی ہے کہ ایک امیر آپ میں سے ہو جائے ایک ہمارے میں سے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر بات کرو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ رسول کریم ﷺ سلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت میں دو امیروں کا ہونا جائز نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر کچھ بحث مباحثہ کے بعد حضرت ابوعبیدۃ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انصار کو توجہ دلائی کہ تم پہلی قوم ہو جو مکہ کے باہر ایمان لائی اب رسول کریم ﷺ وفات کے بعد تم پہلی قوم نہ بنو جنہوں نے دین کے منشا کو بدل دیا اور کہتے ہیں کہ اسکا طبائع پر ایسا اثر ہوا کہ بشیر بن سعد خزرجی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہیں ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ کی جو خدمت کی اور آپ کی نصرت و تائید کی وہ دنیاوی اغراض سے نہیں کی تھی اور نہ اس لئے کی تھی کہ ہمیں آپ کے بعد حکومت ملے بلکہ ہم نے خدا تعالیٰ کیلئے کی تھی۔ اس پر کچھ دیر تک اور بحث ہوتی رہی مگر آخر آدھ پون گھنٹے کے بعد لوگوں کی رائے اسی طرف ہوتی چلی گئی کہ مہاجرین میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کرنا چاہئے چنانچہ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدۃ کو اس منصب کیلئے پیش کیا۔ مگر دونوں نے انکار کیا اور کہا کہ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیماری کے دنوں میں نماز کا امام بنایا تھا اور جو سب مہاجرین میں سے بہتر ہے ہم تو اسکی بیعت کریں گے۔

چنانچہ اس پر حضرت ابوبکر کی بیعت شروع ہو گئی پہلے حضرت عمر نے بیعت کی پھر حضرت ابوعبیدۃ نے بیعت کی پھر بشیر بن سعد خزرجی نے بیعت کی اور پھر اوس اور پھر خزرج کے دوسرے لوگوں نے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سعد اور حضرت علی کے سوا سب نے بیعت کر لی۔ حضرت علی نے کچھ دنوں بعد بیعت کی۔ بعض روایات میں تین دن آتے ہیں اور بعض روایات میں چھ ماہ کا ذکر ملتا ہے۔ چھ ماہ والی روایت میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت فاطمہ کی تیمارداری میں مصروفیت کی وجہ سے آپ حضرت ابوبکر کی بیعت نہ کر سکے اور جب آپ بیعت کرنے کیلئے آئے تو آپ نے معذرت کی کہ چونکہ فاطمہ بیمار تھیں اس لئے بیعت میں مجھے دیر ہو گئی ہے۔

حضرت عروۃ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سلم کو وفات دی تو لوگ آپ ﷺ پر روئے اور انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم یہ چاہتے تھے کہ ہم آپ ﷺ سے پہلے مر جاتے۔ ہمیں اندیشہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔ اس پر حضرت معن نے کہا کہ اللہ کی قسم۔ میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میں آپ ﷺ سے پہلے مر جاتا۔ اس لئے کہ جب تک میں آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ کی اسی طرح تصدیق نہ کر لوں جیسا کہ آپ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ کی تصدیق کی تھی۔ اسی طرح اس بات کی تصدیق نہ کر لوں کہ خلافت راشدہ کا وہ نظام جس کی پیشگوئی آپ نے فرمائی تھی وہ جاری ہو چکا ہے اور اسی کو جاری رکھنا ہے اور منافقین اور مرتدین کے جال میں نہیں آنا۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہی وہ ایمان کا معیار ہے جسے ہر احمدی کو بھی اپنے اندر قائم کرنا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت معن حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کے بعد مرتدین اور باغیوں کی سرکوبی میں شامل تھے اور حضرت خالد بن ولید نے دو سو گھڑ سواروں کے ہمراہ حضرت معن کو یمامہ کی طرف بطور ہراول دستے کے بھیجا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت معن کا حضرت زید بن خطاب کے ساتھ عقد مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ ان دونوں اصحاب نے حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں 12 ھجری میں شہادت پائی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad